مکاتبِ اسلامیہ کے لیے ایک تحفہ

اِسلامی اَسباق

تالیف:
حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم
بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

ناشر:
مکتبہ مسیح الامت
۸۴/آر مسٹر انگ روڈ، بیدواڑی، بنگلور

اسلامی اسباق اکابر علماء کی نظر میں

''اسلامی اسباق'' - مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور، وخلیفہ فقیہ الاسلام حضرت اقدس مفتی مظفر حسین صاحبؒ - میں سادہ زبان وعام فہم انداز پر اسلامی عقائد، ارکان اربعہ کے مسائل، احادیث مبارکہ اسلامی آداب اور منقول دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ اس کے متعلق علماء کرام کی آراء اختصاراً پیش ہیں۔

مستنداور عمدہ مجموعہ:

عوام وخواص سب کے لیے مفید ونافع ہے، عقائد اسلام، چہل حدیث، آداب وادعیۂ ماثورہ وغیرہ کا عمدہ مجموعہ ہے اور حوالجات کی وجہ سے مستند بھی ہے، میں ارباب مدارس واھل مکاتب سے اس کو داخل نصاب کرنے کی گذارش کرتا ہوں۔

(فقیہ الاسلام حضرت اقدس مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ،

سابق ناظم اعلی جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور)

سب کچھ ھے:

یہ کتاب جس میں سہل انداز میں عقائد کی درستگی سے لیکر فرائض وواجبات، سنن ومستحبات سب ہی جمع کردیئے ہیں۔

(عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب عمت فیوضھم پاکستان)

خوبصورت ومفید گلدستہ:

ماشاءاللہ یہ کتاب بچوں کی اسلامی ذھن سازی کا ایک خوبصورت ومفید گلدستہ ہے۔

(حضرت مولانا محمد اسلم صاحب زید مجدہم استاذ حدیث دارالعلوم (وقف) دیوبند۔

خصوصیات سے مزین:

یہ کتاب گوناگوں خصوصیات کی حامل، اور مستند حوالجات سے مزین ہے۔

(حضرت مولانا مختار احمد صاحب مدظلہ، مہتمم مدرسہ سراج العلوم میسور روڈ، بنگلور)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالے ''اسلامی اسباق'' میں بچوں کے لیے بالخصوص اور عوام الناس کے لیے بالعموم ضروری دینی معلومات کو جمع کیا گیا ہے، جن میں عقائد، مسائل، احادیث، آداب اور دعائیں اور حقوق شامل ہیں، احقر نے اسے مکاتب دینیہ کے ان طلبہ کو سامنے رکھ کر مرتب کیا ہے، جو عموماً عصری دانش گاہوں میں صبح تا شام اپنی دنیوی تعلیم میں مشغول رہتے ہیں، اور بہت مختصر وقت دینی علم کی تحصیل کے لیے دیتے ہیں۔

بڑے افسوس کے ساتھ یہ دلخراش حقیقت ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ان طلبہ کے پاس دینی تعلیم کے لیے ایک ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں ہوتا، عصری تعلیم گاہوں نے مادیت کا وہ سبق پڑھا دیا ہے کہ دنیا داروں کا تو کیا پوچھنا، بعض دیندار کہلانے والے لوگ بھی اپنے بچوں کو دنیا کی مادی و فانی دولت، عہدے و منصب کے لیے دنیا میں اس طرح کھپا چکے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ وقت دین کے لیے قربان کرنے کو فضول خیال کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا تقاضا تھا کہ ان بچوں کے لیے اور کم فرصت نوجوانوں کے لیے ایک '' مختصر نصابی رسالہ'' اہم و بنیادی دینی معلومات پر مشتمل ہو، اسی مقصد کے تحت یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

مکاتب دینیہ کے اساتذۂ کرام سے گزارش ہے کہ بچوں کو یہ پورا رسالہ سبقاً سبقاً حفظ کرایا جائے اور اس کی ترتیب اس طرح قائم کرلیں کہ ہفتہ کے تعلیمی پانچ دنوں میں سے ہر روز اس رسالہ کے لیے صِرف آدھا گھنٹہ صرف کریں اور رسالہ کے پانچ

مضامین :(۱)عقائد (۲)مسائل (۳)احادیث (۴)آداب (۵) دعائیں(۶) حقوق میں سے ہر دن صرف ایک مضمون حسبِ استعداد کچھ کچھ پڑھائیں اور یاد کرائیں،اورکسی دن ہفتہ بھر کے آموختہ کا جائزہ لیں،اس طرح طلبہ تمام مضامین سے تھوڑا تھوڑا کر کے واقف ہوتے جائیں گے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں ان حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اس رسالہ کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹایا اور نیک ومفید مشوروں سے نوازا،جن میں جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم کے اساتذہ مولانا غیور علی صاحب ومولانا مفتی رفیق احمد صاحب ومولانا مفتی شفیق احمد صاحب بطور خاص قابل ذکر ہیں ۔ نیز عزیزا گرامی مولوی زبیر احمد سلمہ اور مولوی یاسین سلمہ کی بھی اس سلسلہ میں خدمات ہیں،اللہ تعالے ان سب حضرات کو جزائے خیر عطاء فرمائے اوران کے علم وعمل میں برکت دے۔

نیز اللہ تعالے سے دعاء ہے کہ اس رسالہ کولوگوں کے لیے،اور بالخصوص مکاتب کے طلبہ کے لیے مفید ونافع فرمائیں اورمیرے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں۔

فقط

احقر محمد شعیب اللہ خان　　　　۱۵؍ربیع الاول؍۱۴۲۸ھ

(مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)　　　　مطابق:۴؍اپریل؍۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ باری تعالےٰ

نتیجۂ فکر: محمد شعیب اللہ خان مفتاحی ظرفی

ہے حمد تیری ہر ایک لب پر　　اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ　　اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ہے ذات تیری سب سے منور　　ہے وصف تیرا سب سے بلند تر
سب کا ہے مولیٰ سب سے ہے برتر　　ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اے عرش والے! اے فرش والے!　　جلوے ہیں تیرے سب سے نرالے
عالم میں روشن تجھ سے اُجالے　　ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سب سے مقدس ہے نام تیرا　　لینا و دینا سب کام تیرا
بالا رسائی سے بام تیرا　　ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مخلوق سب ہے آنی و جانی　　ہر شئی ہے ناقص ہر شئی ہے فانی
تیرا ہے کوئی ہمسر نہ ثانی　　ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

جنّ وملک سب بندے ہی ٹھیرے غوث وقطب سب محتاج تیرے
توہی صمد ہے،مولا اے میرے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ

جس کو دیا ہے تونے دیا ہے جس سے لیاہے تو نے لیا ہے
قبضے میں تیرے اخذ و عطاء ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ

ارض وسمامیں تو ہی نہاں ہے شمس وقمرسے توہی عیاں ہے
لعلُ وگہرمیں تیرا نشاں ہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ

تیرا ہی چرچا ہر چار سُو ہے ہرشئ میں تیری ہی رنگ وبو ہے
دیکھا جدھرمیں واں توہی توہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ

اےذات واحد معبود تو ہے مسجود تو ہے مشہود تو ہے
ظرفی کوتیرے مقصود تو ہے ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ ، اَللّٰهُ اَكْبَرْ

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہِ ربّ کائنات

نتیجۂ فکر: محمد شعیب اللہ خان مفتاحی ظرفی

حمدِ کثیر تیری ، شکرِ تمام تیرا
اے مالکِ دوعالم، رحمان نام تیرا

تعریف کا ہے توہی، حقدار دوجہاں میں
ادراک سے ہمارے بالا مقام تیرا

فاراں کی چوٹیوں سے ماہِ عرب جو نکلا
اس پر صلوٰۃ تیری ، اس پر سلام تیرا

رحم وکرم کے والی ، نظرِ کرم توکر دے
غفّار ذات تیری ،بخشش ہے کام تیرا

عجز و نیاز لیکر ، ہوش و حواس کھوکر
حاضر ہوا ہے در پر ادنیٰ غلام تیرا

جاؤں کدھر الٰہی ،گر چھوڑ دوں میں تجھ کو
در ایک ہی ہے جھکنے ذی احترام تیرا

ابتک بھٹک رہا ہوں،شیطاں کی وادیوں میں
اے ساقیٔ ھدایت ،کر مستِ جام تیرا

سجدے میں تیرے آگے، میں پڑ گیا ہوں آقا
منظور کر لے گرچہ ،بندہ ہوں خام تیرا

ہوجائے جو عنایت ، مجھ پر تری خدایا
پڑ جائے راہِ حق پر، یہ سست گام تیرا

نظرِ کرم جو مجھ پر ہو جائے گر ذرا بھی
نفس شریر و سرکش ہوجائے رام تیرا

عزت کی زندگی دے دنیا و آخرت میں
ہم مانگتے ہیں تجھ سے انعامِ تام تیرا

میں چاہتا نہیں ہوں نام ونمود مولا
بندہ بنا رہوں بس دل سے مدام تیرا

خلقت کے روبرو ہم رسوا نہ ہوں الٰہی
قائم ہو جب معظم دربارِ عام تیرا

مشغول کرلے شاہا ، اپنے میں مجھکو اتنا
بن جائے میرا دل بھی بیت الحرام تیرا

گر پوچھ لے یہ مولیٰ، کیا چاہتے ہو کہہ دو
کہدوں گا بس عطا ہو عشقِ دوام تیرا

فتنوں کی اس زمیں پر فتنوں کے اس زماں میں
مل جائے ہم سبھی کو فضلِ تمام تیرا

کرلے قبول عرضی ظرفی کی ان کے صدقے
جن پر ہوا ہے نازل خیر الکلام تیرا

کلمات اسلام

کلمۂ طیبہ:

﴿ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت:

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُـهٗ ﴾

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمۂ تمجید:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ﴾

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، جو بلندی اور عظمت والا ہے۔

❁ کلمۂ توحید:

﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ ، لَـهُ الْمُلْكُ ، وَلَـهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے، اسی کے قبضہ میں تمام بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

❁ کلمۂ استغفار:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا، وَّ أَنَا أَعْلَمُ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں، اور میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔

❁ ایمان مُجمَل:

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ﴾

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

ایمان مُفَصّل :

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، وَ مَلٰئِكَتِهٖ ، وَ كُتُبِهٖ ، وَ رُسُلِهٖ ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ﴾

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر، اور اس پر کہ اچھی و بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے، اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

عقائد

(۱) عقیدہ:

اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۲) عقیدہ:

ہم مسلمان ہیں، ہمارا مذہب اسلام ہے، اور ہم اللہ کے بندے اور محمد ﷺ کے امتی ہیں۔ ہم کو ہمارے ماں باپ کو اور تمام چیزوں کو اللہ نے پیدا فرمایا، اور اسی نے ہماری ہدایت کے واسطے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔

(۳) عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اللہ ایک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بڑی طاقت والا ہے، وہ دیکھتا، سنتا، بولتا ہے، وہی پیدا کرتا اور مارتا ہے، وہی سب کو رزق دیتا ہے، اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، آدمی، جانور اور تمام چیزوں کو پیدا کیا۔

(۴) عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں یہ بھی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ وہ بے عیب ہے، کسی کا محتاج نہیں. نہ اس کا باپ ہے نہ ماں، نہ بیٹا نہ بیٹی، نہ بیوی نہ اور کوئی رشتہ

دار، اوراس کو نہ ہم جیسے ہاتھ ہیں نہ پاؤں، نہ اور کوئی عضو، نہ ہم جیسی کوئی صورت وشکل، بلکہ وہ نور ہی نور ہے۔

(۵) عقیدہ:

اللہ تعالے ہی تمام انسانوں اور جانوروں کو روزی دیتا ہے، وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے، وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور وہ جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوسکتا، لڑکا یا لڑکی دینا، بیماری یا شفا دینا، عزت یا ذلت دینا، سب اسی کا کام ہے، کسی نبی یا ولی یا غوث وابدال یا کسی پیر وفقیر کا یہ کام نہیں۔

(۶) عقیدہ:

اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا یا کسی اور کو سجدہ کرنا شرک ہے، اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی نبی وولی، پیر وفقیر، یا بزرگ کو حاجت روا یا مشکل کشا سمجھنا بھی شرک ہے۔

(۷) عقیدہ:

حضرت محمد ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں. اللہ تعالےٰ نے آپ کو بندوں کی ہدایت کے واسطے بھیجا. آپ اللہ کے محبوب ومقرب ہیں. تمام گناہوں سے معصوم ہیں. قرآن مجید آپ پر نازل ہوا. آپ اللہ تعالے کے آخری نبی ہیں۔

(۸) عقیدہ:

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالے نے بہت سی خصوصیات سے نوازا

ہے، چند یہ ہیں:

(۱) آپ قیامت تک آنے والے تمام دنیا کے انسانوں کے لیے نبی ورسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

(۲) آپ تمام انبیاء ورسولوں کے سردار اور سب میں افضل ہیں۔

(۳) آپ کو معراج میں تمام آسمانوں کی، اور اس سے اوپر جہاں تک اللہ نے چاہا، وہاں تک کی سیر کرائی گئی اور جنت و دوزخ، عالم ملائک، سدرۃ المنتہی وغیرہ دکھائے گئے۔

(۴) تمام انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا وعدہ لیا گیا۔

(۵) آپ کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا منصب عطا کیا گیا۔

(۹) عقیدہ:

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا، آپ کے بعد کسی کو نبی ماننا کفر ہے، کیونکہ قرآن میں اللہ تعالے نے آپ کو " خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ " (یعنی آخر النبیین) فرمایا ہے، اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ" (میرے بعد کوئی نبی نہیں).اس لیے آپ کے بعد نہ کوئی مستقل نبی آ سکتا ہے اور نہ غیر مستقل نبی آ سکتا ہے، لہٰذا جو شخص آپ کو آخری نبی ورسول مانتا ہے وہی مسلمان ہے، اور جو آپ کو آخری نبی ورسول نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، آپ کے بعد جن لوگوں نے نبی ہونے کا دعوی کیا، وہ سب جھوٹے اور کافر ہیں، جیسے

مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح، اور مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ، اسی لیے تمام علماء اسلام کا فتوی ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، وہ کافر ہیں۔

(۱۰) عقیدہ:

نبیوں کے بارے میں عقیدہ یہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے خاص لوگوں کو چن کر اپنا نبی ورسول بنا لیا. اور لوگوں کی ہدایت کے لیے ان کو بھیجا. وہ تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور اللہ کا حکم بندوں کو سناتے ہیں اور ان کو صحیح وسیدھا راستہ بتاتے ہیں اور اللہ کے حکم سے معجزے بھی دکھاتے ہیں. نبیوں کو ماننا بھی ایمان کے لیے ضروری ہے۔

(۱۱) عقیدہ:

نبی ورسول بہت سے آئے، اور ہر علاقہ اور دور میں آئے، مگر ان کی صحیح تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، اس لیے اس طرح عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اللہ کے تمام نبیوں اور رسولوں کو ہم مانتے ہیں۔ نبیوں میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں، اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں، ان کے درمیان آنے والے بعض مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام۔

(۱۲) عقیدہ:

اللہ تعالے کی عظمت کرنا اور اس سے محبت رکھنا فرض ہے، اسی طرح نبیوں کی عظمت کرنا، اور ان سے محبت رکھنا، ایمان کے لیے ضروری ہے. ان کی شان میں گستاخی کرنا، یا ان کا مذاق اڑانا کفر ہے. اسی طرح ان کو ان کے مرتبہ سے بڑھا کر خدائی کے مقام پر بٹھا دینا بھی حرام اور شرک ہے، جیسے عیسائی لوگوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور گمراہ ہوئے۔

(۱۳) عقیدہ:

فرشتوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ نور سے بنائے گئے ہیں. اللہ کے حکم پر چلتے ہیں. کوئی گناہ نہیں کرتے. ان کی گنتی سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، نہ وہ مرد ہیں نہ عورت. اللہ نے انہیں مختلف کاموں پر مقرر کیا ہے۔

(۱۴) عقیدہ:

چار فرشتے اللہ کے بہت مقرب اور خاص ہیں، جن کے نام یہ ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

(۱۵) عقیدہ:

چار مقرب فرشتوں کے بعض مخصوص کام یہ ہیں:

حضرت جبرئیل علیہ السلام پیغمبروں کے پاس اللہ کی کتابیں اور پیغام لاتے تھے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام بارش اور روزی کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے کے کام پر مقرر ہیں۔

(۱۶) عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے واسطے اپنے پیغمبروں پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں نازل فرمائی ہیں ۔ایمان کے لیے اللہ کی کتابوں کو ماننا بھی ضروری ہے،ان کتابوں پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ان کتابوں کی صحیح تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔اس لیے ہمیں اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان لانا چاہیے۔ان میں سے چار کتابیں مشہور ہیں:

(۱) توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) قرآن مجید جو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

(۱۷) عقیدہ:

توریت، زبور اور انجیل میں یہودیوں اور عیسائیوں نے تحریف یعنی ردوبدل کردیا، اور اپنی طرف سے اس میں بہت سی باتیں داخل کردیں، لہٰذا اب جو کتابیں

یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس توریت وزبور وانجیل کے نام سے موجود ہیں وہ اصلی کتابیں نہیں ہیں. البتہ قرآن مجید کو اللہ نے ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ رکھا ہے، اور وہ آج تک اسی صورت وشکل میں موجود ہے جس طرح حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا، اور قیامت تک اسی طرح محفوظ رہے گا. اور اس میں قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کا مکمل سامان موجود ہے۔

(۱۸) عقیدہ:

قرآن کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ کی حدیث بھی ہدایت کا اہم ذریعہ ہے. اس لیے قرآن کے ساتھ حدیث کو ماننا بھی لازم ہے، کیونکہ حدیث، قرآن کی تفسیر و تشریح ہے. اس لیے جو حدیث کو نہیں مانتا وہ گمراہ ہے۔

(۱۹) عقیدہ:

مسلمانوں کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ آخرت آنے والی ہے، یہ دنیا ہمیشہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ جب اللہ چاہے گا اس کے حکم سے یہ کائنات ٹوٹ پھوٹ جائے گی، آدمی اور دوسرے جاندار مرجائیں گے، مگر اللہ جن کو بچانا چاہے گا وہ اپنے حال پر رہیں گے. پہاڑ روئی کی طرح اڑتے پھریں گے. زمین، آسمان، سورج، چاند سب تباہ ہوجائیں گے. حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو یہ سب ہوجائے گا، پھر ایک مدت کے بعد وہ دوسری دفعہ صور پھونکیں گے تو سب انسان اور جاندار چیزیں دوبارہ زندہ ہوجائیں گی، اور اپنی قبروں سے ننگے بدن اٹھکر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔

(۲۰) عقیدہ:

قیامت کا دن بڑی پریشانی کا دن ہوگا، سورج صرف ایک بالشت اوپر ہوگا، اور لوگ پسینہ میں شرابور ہوں گے، کسی کے سر تک، کسی کے کندھوں تک، کسی کے سینہ تک، کسی کے کمر تک، کسی کے پیروں تک ان کے اعمال کے لحاظ سے پسینہ ہوگا.
لوگ حضرات انبیاء سے جا کر سفارش کی درخواست کریں گے، مگر تمام انبیاء عذر کر دیں گے، اور آخر میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ مقام محمود پر کھڑے ہو کر اللہ تعالے سے جلد حساب و کتاب کے لیے سفارش کریں گے، اور اللہ تعالے آپ کی سفارش قبول فرمائیں گے۔

پھر لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کو سیدھے ہاتھ میں اور بُروں کو بائیں ہاتھ میں، پھر تمام لوگوں سے حساب لیا جائے گا، ترازو رکھی جائے گی اور اعمال تولے جائیں گے، جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا ان کو جنت اور جن کی برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگا ان کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔

(۲۱) عقیدہ:

قیامت کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم کہ کب آئے گی. ہاں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے قیامت کی چند بڑی چھوٹی نشانیاں بتا دی ہیں جن سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوتا ہے، چند بڑی بڑی نشانیاں یہ ہیں:

۱- دجال کا فر ظاہر ہوگا جس کی پیشانی پر ” ک ف ر “ لکھا ہوگا، وہ لوگوں

کو گمراہ کرنے کے لیے خدائی کا دعوی کرے گا اور بعض عجیب عجیب کام اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں گے. جو اس کو مانے گا وہ کافر ہو جائے گا. تمام انبیاء نے اس کے فتنے سے پناہ مانگی ہے۔

۲- حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے، اور دنیا میں خوب انصاف سے بادشاہت کریں گے. آپ ہمارے نبی حضرت محمد کے خاندان سے ہوں گے، اور ان کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔

۳- حضرت عیسی علیہ السلام آسمانوں سے اُتریں گے، اور حضرت مہدی کے ساتھ ملکر دجال کو قتل کر دیں گے۔

۴- یاجوج ماجوج کی قوم نکلے گی اور تمام زمین پر پھیل کر شر و فساد مچائے گی، پھر خدا کے غضب سے ہلاک کر دی جائے گی۔

۵- ایک عجیب قسم کا جانور ظاہر ہوگا اور انسانوں سے بات چیت کرے گا۔

۶- سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے گا۔

۷- ایک عجیب اور ہیبت ناک دھواں نکلے گا۔

۸- تین زبردست زلزلے: ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں ہوں گے۔

۹- ایک آگ ملکِ یمن کی طرف سے نکلے گی، جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف لے جائے گی۔

(۲۲)عقیدہ:

تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروری ہے. تقدیر کے معنی یہ ہیں کہ ہر چھوٹی یا بڑی، اچھی یا بری چیز کا اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے۔ ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے. اسی اللہ کے علم و اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں. کوئی اچھی یا بری چیز اللہ کے علم سے باہر نہیں. سب اس کے علم میں ہیں۔

(۲۳)عقیدہ:

ایمان یہ ہے کہ ہمارے رسول حضرت **محمد** ﷺ نے اللہ کی طرف سے جو باتیں ہمیں بتائی اور سکھائی ہیں، ان تمام باتوں کو دل سے سچا جانے اور زبان سے اقرار کرے۔

(۲۴)عقیدہ:

ایمان کے صحیح ہونے کی پانچ شرطیں ہیں:

۱- اپنے اختیار سے ایمان لانا۔

۲-غیب پر ایمان لانا۔

۳-حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننا۔

۴-اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہنا۔

۵-اللہ کی رحمت کا امیدوار رہنا۔

(۲۵) عقیدہ:

ایمان کے باقی رہنے کی تین شرطیں ہیں۔

۱- خوش رہنا ایمان لانے سے۔

۲- ڈرتے رہنا ایمان جانے سے۔

۳- پرہیز کرنا ایمان کو خراب کرنے والی چیزوں سے۔

(۲۶) عقیدہ:

جنت ایک روحانی، نورانی اور لطیف جسموں کا خوبصورت عالم ہے، نہایت خوب وپاکیزہ، جہاں آرام وراحت کے تمام اسباب مہیّا اور جسم وجان کی ساری لذتیں حاصل ہوں گی، جیسے باغات، محلات، نہریں وحوریں. یہ ایمان والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔

(۲۷) عقیدہ:

دوزخ ایک عالم ہے اندھیرا، جس میں دکھ درد اور رنج وغم کے سبھی سامان مہیّا اور جسم وجان کے لیے ہر قسم کا عذاب موجود ہوگا. اللہ تعالیٰ نے اس کو کافروں اور گنہگار لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے. کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے. لیکن گنہگار مسلمان اپنے گناہوں کے موافق عذاب پاکر آخرکار جنت میں بھیج دیئے جائیں گے۔

(۲۸) عقیدہ:

قبر میں ہر مردے سے تین سوال کئے جائیں گے:

۱- مَنْ رَبُّکَ؟ تیرارب کون ہے؟

۲-مَادِیْنُکَ؟ تیرادین کیا ہے؟

۳- مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ ؟'' یعنی اس شخص (حضرت محمد ﷺ) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

مومن اس کا جواب دے گا کہ: میرارب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور وہ اللہ کے نبی محمد ﷺ ہیں، مگر کافر جواب نہ دے سکے گا۔

(۲۹) عقیدہ:

قبر میں نیکوں کے لیے ثواب اور بُروں کے لیے عذاب کا ہونا حق ہے، اور جو ثوابِ قبر یا عذابِ قبر کو نہ مانے وہ گمراہ ہے۔

(۳۰) عقیدہ:

حضراتِ صحابہ کرام اس امت میں سب سے افضل ہیں، ان کا بڑا درجہ ومقام ہے، ان سے محبت رکھنا اور ان کی عظمت کرنا ایمان کا تقاضا ہے .ان کی توہین و گستاخی گمراہی ہے .بڑے سے بڑا ولی بھی ادنی سے ادنی صحابی کے مقام کو نہیں پا سکتا .ان کی اتباع میں ہمارے لیے ہدایت ہے .صحابہ کرام سے بشری تقاضے سے جو گناہ یا غلطی ہوگئی، اس پر انھوں نے سچے دل سے توبہ کی ہے اور اس کو اللہ نے معاف فرمادیا ہے، اس لیے اب ان کی غلطیوں کو بیان کرنا، اور اُچھالنا گمراہوں کا طریقہ ہے .اور ان کے درمیان جو جھگڑے ہوئے ہیں وہ بھول چوک کی وجہ سے

ہوئے ہیں. اس لیے اس پر بحث مباحثہ منع ہے۔

(۳۱) عقیدہ:

حضراتِ صحابہ میں سب سے افضل خلفاء راشدین ہیں، یعنی حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابی طالب، ان کے بعد دیگر صحابہ کا مقام ہے، پھر خلفاء راشدین میں سب سے افضل صحابی حضرت ابو بکر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی ہیں۔

(۳۲) عقیدہ:

اولیاء اللہ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالے سے بے پناہ محبت اور رسول اللہ ﷺ سے سچا عشق رکھتے ہیں، اور اللہ و رسول کی خوب خوب اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اور گناہوں سے بچتے ہیں. اولیاء اللہ کے ہاتھوں پر کبھی کبھی اللہ کے حکم سے عجیب و غریب اور حیرت انگیز باتیں ظاہر ہوتی ہیں، ایسی باتوں کو کرامت کہا جاتا ہے، کرامت حق ہے، اور اس کو جھٹلانے والا گمراہ ہے۔

جاہل لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ولی کو نماز روزہ وغیرہ احکامات معاف ہو جاتے ہیں، یہ جھوٹ اور غلط بات ہے. کوئی کیسا بھی اللہ کا پیارا ہو جائے، مگر جب تک ہوش حواس باقی ہیں وہ شریعت کا پابند ہے۔

(۳۳) عقیدہ:

جو لوگ دین و شریعت کے پابند نہیں ہوتے وہ ہرگز اللہ کے ولی نہیں ہو سکتے،

اگر بے دین لوگوں کے ہاتھ سے عجیب وغریب کرشمے ظاہر ہوں تو اس کو کرامت نہیں بلکہ استدراج یعنی اللہ کی طرف سے ڈھیل کہا جاتا ہے۔

(۳۴) عقیدہ:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) اللہ کو ایک ماننا اور محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ماننا۔

(۲) نماز پڑھنا۔

(۳) زکوٰۃ دینا۔

(۴) رمضان کے روزے رکھنا۔

(۵) حج کرنا۔

پاکی و طہارت

مسائل

وضو کے فرائض:[۱]

وضو میں چار فرض ہیں:

(۱) چہرہ دھونا، پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں:[۲]

وضو میں بارہ سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۴) تین بار کلی کرنا (۵) مسواک کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) چہرہ،

---

[۱] وضو کے فرائض:

(۱-۴) المائدہ:۶، النہر الفائق:۲۴-۳۴

[۲] وضو کی سنتیں:

(۱-۱۲) شرح وقایہ:۵۸/۱-۶۱، ہدایہ:۶/۱-۸، النہر الفائق:۳۸/۱-۴۷، نور الایضاح:۳۴-۳۵

ہاتھوں اور پیروں کو تین تین بار دھونا (۸) ایک بار پورے سر کا مسح کرنا (۹) کانوں کا مسح کرنا (۱۰) ڈاڑھی اور انگلیوں میں خلال کرنا (۱۱) فرائض وضو کو ترتیب سے دھونا یعنی پہلے چہرہ، پھر ہاتھ دھونا، پھر مسح کرنا، پھر پیر دھونا (۱۲) پے در پے وضو کرنا۔

وضو کے مستحبات: [۱]

وضو میں بارہ چیزیں مستحب ہیں:

(۱) اونچی جگہ بیٹھنا (۲) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۳) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت پہلے داہنا ہاتھ اور پیر، پھر بایاں ہاتھ و پیر دھونا (۴) سیدھے ہاتھ سے کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا (۵) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۶) وضو کے اعضاء کو رگڑ کر دھونا (۷) کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کانوں کے سوراخ میں ڈالنا (۸) گردن کا مسح کرنا (۹) انگوٹھی ہو تو اس کو ہلا لینا (۱۰) وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ** (ترجمہ: اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاک ہونے والوں میں سے بنا دے) (۱۱) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا (۱۲) وضو میں ہر عضو دھوتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنا۔

---

[۱] وضو کے مستحبات:

(۱-۱۲) نورالایضاح: ۳۵-۳۶، عالمگیری: ۱/۸، الدرالمختار مع الشامی: ۱/۱۲۴-۱۳۱، البحر الرائق: ۱/۲۸

۞ وضو کے مکروہات: [۱]

وضو میں آٹھ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) سنت کے خلاف وضو کرنا (۲) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۳) ضرورت سے کم پانی خرچ کرنا (۴) وضو کے درمیان دنیا کی باتیں کرنا (۵) منہ پر زور سے پانی مارنا (۶) اعضاء کو تین بار سے زیادہ دھونا (۷) سر کا مسح نئے پانی سے تین بار کرنا (۸) بعد وضو ہاتھوں کا پانی چھڑکنا۔

۞ وضو کو توڑنے والی چیزیں: [۲]

وضو کو توڑنے والی نو چیزیں ہیں:

(۱) پیشاب یا پاخانہ کرنا (۲) پیچھے کی طرف سے ہوا کا نکلنا (۳) بدن سے خون یا کسی نجاست کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کر قے کرنا (۵) بے ہوش ہو جانا (۶) دیوانہ ہو جانا (۷) ٹیک لگا کر سو جانا (۸) نماز میں زور سے ہنسنا (۹) نشہ ہو جانا۔

---

[۱] وضو کے مکروہات:
(۱-۸) عالمگیری: ۱/۸-۹، نور الایضاح: ۳۶، درمختار مع شامی: ۱/۱۳۱-۱۳۳،

[۲] وضو کو توڑنے والی چیزیں:
(۱-۹) عالمگیری: ۱/۹، درمختار مع شامی: ۱/۱۳۴-۱۴۴، ہدایہ: ۱/۸-۱۲، البحر الرائق: ۲۹-۴۰

۞ مسواک کرنے کے آداب: [۱]

مسواک کے آٹھ آداب ہیں:

(۱) مسواک لمبائی میں ایک بالشت اور موٹائی میں کن انگلی کے برابر ہونا (۲) مسواک کا سیدھا ہونا، گرہ دار نہ ہونا (۳) پیلو یا کسی کڑوے درخت کی ہونا (۴) نہ بہت سخت ہو نہ بہت نرم ہو (۵) مسواک کو اس طرح پکڑے کہ انگوٹھا اور کن انگلی مسواک کے نیچے کے حصہ میں اور باقی تین انگلیاں اوپر کے حصّہ میں رہیں (۶) پہلے داہنی طرف کے دانتوں میں، پھر بائیں طرف کے دانتوں میں مسواک کرے، اسی طرح پہلے اوپر کے دانتوں میں، پھر نیچے کے دانتوں میں کرے (۷) دانتوں کی لمبائی میں کرے، چوڑائی میں نہ کرے (۸) مسواک تین بار کرے اور ہر بار پانی ڈال کر بھگوئے۔

۞ غسل کے فرائض: [۲]

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) پورے بدن پر پانی بہانا.

---

[۱] مسواک کے آٹھ آداب ہیں:
(۱-۸) کبیری شرح منیۃ المصلی: ۳۰: البحر الرائق: ۱/۲۰-۲۱

[۲] غسل کے فرائض:
(۱-۳) درمختار مع شامی: ۱/۱۵۱-۱۵۲، ہدایہ: ۱/۱۲، البحر الراء: ۱/۴۵، النہر الفائق: ۱/۶۰

۞ غسل کی سنتیں: [۱]

غسل میں آٹھ چیزیں سنت ہیں:

(۱) بسم اللہ سے ابتداء کرنا (۲) نیت کرنا (۳) گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا (۴) بدن پر نجاست لگی ہو تو اس کو صاف کرنا (۵) وضو کرنا (۶) پہلے سر، پھر دایاں کندھا، پھر بایاں کندھا دھونا، پھر پورے بدن پر پانی ڈالنا (۷) تین بار بدن پر پانی ڈالنا (۸) بدن کو مل کر نہانا۔

۞ تیمّم کے فرائض: [۲]

تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) پاک ہونے کی نیت کرنا (۲) مٹی یا مٹی کی قسم کی کسی چیز پر دومرتبہ ہاتھ مارنا (۳) تمام منہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر ملنا۔

۞ تیمّم کے واجبات: [۳]

تیمّم میں دو چیزیں واجب ہیں:

---

[۱] غسل کی سنتیں:

(۱-۸) نورالایضاح: ۴۱، درمختار مع شامی: ۱/۱۵۶-۱۵۹، شرح وقایہ: ۱/۴۷، ہدایہ: ۱/۱۴، البحر الرائق: ۱/۴۹-۵۰

[۲] تیمّم کے فرائض:

(۱-۳) شرح وقایہ: ۱/۹۰-۹۱، ہدایہ: ۱/۳۴، درمختار مع شامی: ۱/۲۳۰

[۳] تیمّم کے واجبات:

(۱-۲) نورالایضاح: ۴۵، ہدایہ: ۱/۳۴، عالمگیری: ۱/۲۶

(۱) ہاتھوں اور چہرے پر ایسی چیز لگی ہو تو نکالنا جس کی وجہ سے مٹی جسم تک نہ پہنچ سکے جیسے موم چربی وغیرہ (۲) تنگ انگوٹھی، تنگ چھلّے اور تنگ چوڑیاں اتار دینا۔

تیمّم کی سنتیں: ۱

تیمّم میں سات چیزیں سنت ہیں:

(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) ہتھیلیوں کے اندرونی حصّہ سے تیمّم کرنا (۳) مٹی لگی ہو تو ہاتھوں کو جھاڑنا (۴) مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیوں کو کشادہ رکھنا (۵) مٹی ہی سے تیمّم کرنا (مٹی کی قسم کی کسی چیز سے کرے گا تو تیمّم ہو جائے گا مگر خلاف سنت ہوگا) (۶) ترتیب سے تیمّم کرنا یعنی پہلے چہرہ کا پھر داہنے ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۷) چہرے کے مسح کے بعد ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

تیمّم کو توڑنے والی چیزیں: ۲

تیمّم کو توڑنے والی دو چیزیں ہیں:

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے وضو کا تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور جن چیزوں سے غسل ٹوٹ جاتا ہے ان سے غسل کا تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے

(۲) جس عذر کے سبب تیمّم کیا تھا وہ عذر ختم ہو جائے تو تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

---

۱ تیمّم کی سنتیں:

(۱-۷) نور الایضاح: ۴۵، درمختار مع شامی: ۱/۲۳۱-۲۳۲، شرح وقایہ: ۱/۹۰-

۲ تیمّم کو توڑنے والی چیزیں:

(۱-۲) ہدایہ: ۱/۳۶، درمختار مع شامی: ۱/۲۵۴-۲۵۵، البحر الرائق: ۱/۱۵۲، النہر الفائق: ۱/۱۰۷

اذان و اقامت

اذان کے کلمات اور ان کا ترجمہ:

﴿ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾

(اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)

﴿ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾

(اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

﴿ أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

﴿ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾

(میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)

﴿ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾

(میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)

﴿ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ﴾

(آؤ نماز کی طرف)

﴿ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ﴾

(آؤ نماز کی طرف)

﴿حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ﴾
(آؤ کامیابی کی طرف)

﴿حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ﴾
(آؤ کامیابی کی طرف)

﴿اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ﴾
(اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)

﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾
(سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں)

فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلاَحُ'' کے بعد یہ بھی کہے:

﴿الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمُ﴾
(نماز نیند سے بہتر ہے)

۞ اذان دینے کی سنتیں: [1]

اذان دینے کی بارہ سنتیں ہیں:

(۱) باوضو اذان دینا (۲) اونچی جگہ کھڑے ہونا (۳) قبلہ رو ہونا (۴) شہادت کی انگلی کانوں میں رکھ لینا (۵) بلند آواز سے اذان کہنا (۶) ''حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ '' کہتے وقت چہرے کو داہنی طرف، اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلاَحُ'' کے وقت بائیں طرف پھیرنا (۷) ٹھہر ٹھہر کر اذان دینا (۸) ہر کلمہ کے آخر میں وقف

---

[1] اذان دینے کی سنتیں:
(۱-۱۲) ہدایہ: ۱/۴۷، عالمگیری: ۱/۵۵-۵۶، درمختار مع شامی: ۱/۳۸۶، شرح وقایہ: ۱/۱۳۵، نورالایضاح: ۶۲، البحر الرائق: ۱/۲۶۰

کرنا یعنی جزم پڑھنا (۹) گانے کی طرح اذان نہ دینا (۱۰) اَللّٰہُ أَکْبَرُ دومرتبہ ایک سانس میں اوراس کے بعد کے کلمات میں سے ہر ایک کو ایک سانس میں پڑھنا (۱۱) درمیان میں بات نہ کرنا (۱۲) اذان کے بعد درود شریف پڑھنا، پھر یہ دعا پڑھنا:

﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّداً نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوداً نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّہٗ ط إِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾

(ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعاء اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور درجۂ فضیلت عطاء فرما اور مقامِ محمود پر پہنچا جس کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بلاشبہ آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے)

اذان سننے کی سنتیں: [۱]

اذان سننے کی پانچ سنتیں ہیں:

(۱) اذان ہو تو دنیوی کام میں مشغول نہ رہے (۲) اذان کا جواب دے یعنی مؤذّن جو کہے جواب میں وہی لوٹا دے، البتہ ”حَيَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ“ اور ”حَيَّ عَلَی الْفَلاَحُ“ کے جواب میں ”لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ“ کہے (۳) فجر کی

---

[۱] اذان سننے کی سنتیں:

(۱-۵) عالمگیری: ۱/۵۷، البحر الرائق: ۱/۲۶۰، الدر المختار مع الشامی: ۱/۳۹۶-۳۹۷

اذان میں ’’ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ‘‘ کے جواب میں ’’ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ ‘‘ کہے (۴) اگر پیشاب پاخانہ میں مشغول ہوتو فراغت کے بعد جواب دے۔

(۵) اذان کے بعد کی دعا پڑھے (جو اوپر گزری ہے)۔

اِقامت کے کلمات: [۱]

اِقامت کے کلمات بھی وہی ہیں جو اذان کے ہیں ،صرف ’’ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ ‘‘ کے بعد دو مرتبہ یہ بڑھانا چاہئے :

﴿ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ﴾ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی)

اِقامت کی سنتیں: [۲]

اقامت کی پانچ سنتیں ہیں:

(۱) اِقامت جلدی جلدی کہنا چاہئے۔

(۲) اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سانس میں چار بار ’’أَللّٰہُ أَکْبَرُ ‘‘ اور اس

---

[۱] اقامت کے کلمات:

البحر الرائق :۷/۲۵۷، الدرالمختار مع الشامی:۳۸۸-۳۸۹

تنبیہ : معلم حضرات بچوں کو اقامت کے تمام کلمات کی عملی مشق کرائیں،صرف اتنا یاد دلانا کافی نہ ہوگا.

[۲] اِقامت کی سنتیں:

(۱) ترمذی:۱/۴۸ (۲-۵) البحر الرائق:۱/۲۵۷، غنیة المستملی: ۳۲۴، الدرالمختار مع الشامی: ۱/۳۸۹ و:۱/۴۰۰، ہدایہ:۱/۴۷

کے بعد" قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ " تک ہر کلمہ ایک سانس میں دو بار اور آخر میں ایک سانس میں " اَللّٰهُ أَكْبَرُ "دو بار اور " لاَ اِلٰـهَ إِلَّا اللّٰه" ایک بار کہے۔

(۳) ہر کلمہ کے آخر میں جزم پڑھنا چاہیے۔

(۴) اقامت کا جواب دینا چاہیے، جیسا کہ اذان کا دیتے ہیں، البتہ" قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ "کے جواب میں یوں کہے: ﴿أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا﴾.

(۵) اقامت باوضو کہنا چاہیے۔

نماز

فرض نمازیں اوران کے نام:

ہرمسلمان پردن رات میں پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے:

- پہلی فجر کی نماز
- دوسری ظہر کی نماز
- تیسری عصر کی نماز
- چوتھی مغرب کی نماز
- پانچویں عشاء کی نماز

نماز کی رکعتیں:

- فجر میں دورکعت نماز فرض ہے
- ظہر میں چاررکعت نماز فرض ہے
- عصر میں چاررکعت نماز فرض ہے
- مغرب میں تین رکعت نماز فرض ہے
- عشاء میں چاررکعت نماز فرض ہے

سنت ونفل کی رکعتیں:

۱-فجر میں فرض سے پہلے دورکعت سنت ہیں۔

۲-ظہر میں فرض سے پہلے چاررکعت سنت اورفرض کے بعد دورکعت سنت اوردورکعت نفل ہیں۔

۳-عصر میں فرض سے پہلے چاررکعت نفل ہیں۔

۴-مغرب میں فرض کے بعد دورکعت سنت اوردونفل ہیں۔

۵-عشاء میں فرض کے بعد دو سنت دو نفل پھر تین رکعت واجب ہیں ان تین رکعتوں کو واجب الوتر کہتے ہیں۔

٦-جمعہ میں پہلے چار سنت پھر دو فرض پھر چار سنت پھر دو سنت اور دو نفل ہیں۔

نماز کی شرطیں:[1]

نماز کی سات شرطیں ہیں:

(۱) بدن کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔

(۳) جگہ کا پاک ہونا۔

(۴) ستر (یعنی مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور عورت کو سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں اور قدموں کے پورے بدن) کا چھپانا۔

(۵) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(٦) نماز کی نیت کرنا۔

(۷) نماز کا وقت۔

---

[1] نماز کی شرطیں:
(۱-۷) شرح وقایہ :۱/۱۳۷، ہدایہ :۱/٦۷، عالمگیری: ۱/ ۵۸، ہدایہ:۱/٦۷-۸۰، مراقی الفلاح:۲۱۵

نماز کے فرائض: [۱]

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۲) کھڑا ہونا۔

(۳) قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا۔

(۴) رکوع کرنا۔

(۵) دونوں سجدے کرنا۔

(۶) قعدہ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

واجبات نماز: [۲]

نماز میں پندرہ واجبات ہیں:

(۱) اللہ اکبر کے لفظ سے نماز شروع کرنا (۲) سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی مقدار کھڑا ہونا (۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں اور سنت ونفل اور وتر کی سب رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو پہلے

---

[۱] نماز کے فرائض:

(۱-۶) ہدایہ:۱/۸۲، النہر الفائق:۱/۱۹۴-۱۹۶، البحر الرائق:۱/۲۹۰-۲۹۵

[۲] واجبات نماز:

(۱-۱۰) البحر الرائق:۱/۳۰۶ و ۱/۲۹۵-۳۰۲، درمختار مع شامی:۱/۴۵۶-۴۷۳، نور الایضاح:۶۹، عالمگیری:۱/۷۱، ہدایہ:۱/۸۷-۹۶ طحطاوی علی المراقی:۲۴۹

پھر کسی دوسری سورت کو پڑھنا (۵) رکوع کے بعد قومہ کرنا (٦) سجدے میں دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور دونوں پیروں اور ناک کا زمین پر رکھنا (۷) ارکان نماز میں سے ہر رکن میں اتنی دیر ٹھہرنا جس میں ایک بار سُبْحانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہہ سکے (۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۹) تین یا چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر التحیات کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا (۱۱) ایک رکن کے بعد دوسرا رکن فوراً ادا کرنا (۱۲) وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا. (۱۳) نماز کو دو مرتبہ السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا (۱۴) دن کی نماز کو آہستہ پڑھنا (۱۵) رات کی نماز میں امام کو زور سے پڑھنا۔

۞ نماز کی سنتیں: [۱]

نماز میں کل انچاس سنتیں ہیں. قیام کی نو، قرأت کی سات، رکوع کی آٹھ، سجدہ کی بارہ اور قعدے کی تیرہ۔

قیام کی سنتیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو نہ جھکانا (۲) دونوں پیروں کے درمیان چار پانچ انگلیوں کا فاصلہ ہونا (۳) تکبیر کے وقت مرد کو کانوں تک اور

---

[۱] نماز کی سنتیں:

(۱-۴۹) نور الایضاح: ۷۱-۷۳، درمختار مع شامی: ۱/۴۷۳-۴۸۴، البحر الرائق: ۱/۳۰۲ وبعدہ، النہر الفائق: ۱/۲۰۰ وبعدہ، عالمگیری: ۱/۷۵

عورت کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانا (۴) ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ رو اور انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا (۵) مقتدی کی تکبیر کا امام کی تکبیر کے فوراً بعد ہونا (۶) تکبیر کہکر داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا (۷) چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹّے کو پکڑنا اور درمیانی تین انگلیوں کو کلائی کی پشت پر رکھنا (۸) مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر ہاتھ باندھنا (۹) ثناء پڑھنا۔

قرأت کی سنتیں:

(۱) آہستہ سے اعوذ باللہ پڑھنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا (۴) فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (۵) فجر اور ظہر میں طِوال مُفصَّل (یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک) کی سورتیں اور عصر و عشاء میں اوساط مُفصَّل (یعنی سورۂ طارق سے سورۂ بیّنہ تک) کی سورتیں اور مغرب میں قصار مُفصَّل (یعنی سورۂ زلزال سے سورۂ ناس تک) کی سورتیں پڑھنا (۶) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا (۷) نہ زیادہ جلدی پڑھنا نہ ٹھیر ٹھیر کر بلکہ درمیانی رفتار سے تلاوت کرنا۔

رکوع کی سنتیں:

(۱) رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا (۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا (۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا (۵) پیٹھ کو سیدھا رکھنا (۶) سر اور سرین کو برابر یعنی ایک سیدھ میں رکھنا (۷) رکوع میں کم از کم تین بار سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡم کہنا (۸) رکوع سے اٹھتے ہوئے امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ

الْحَمْد اور تنہا نماز پڑھنے والے کو دونوں کہنا۔

سجدے کی سنتیں:

(۱) سجدہ میں جانے کی تکبیر کہنا (۲) سجدے میں جاتے ہوئے پہلے زمین پر گھٹنے رکھنا (۳) پھر دونوں ہاتھ رکھنا (۴) پھر پیشانی رکھنا (۵) پھر ناک رکھنا (۶) سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا (۷) مرد کو سجدے میں پیٹ کا رانوں سے الگ رکھنا اور عورت کو ملا کر رکھنا (۸) مرد کو پہلوؤں کا بازؤں سے الگ رکھنا اور عورت کو ملا کر رکھنا (۹) مرد کو کہنیوں کا زمین سے الگ رکھنا اور عورت کو زمین پر رکھنا (۱۰) کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہنا (۱۱) سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا (۱۲) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے ناک پھر پیشانی پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھانا۔

قعدہ کی سنتیں:

(۱) مرد کے لیے داہنے پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا اور عورت کے لیے دونوں پیروں کو داہنی طرف نکال کر زمین پر بیٹھنا (۲) ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنانا (۳) تشہد میں ''أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰـهَ'' پر کلمہ کی انگلی اٹھانا اور ''إِلَّا اللّٰه'' پر جھکانا (۴) قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا (۵) دعا پڑھنا (۶) دونوں طرف سلام پھیرنا (۷) پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا (۸) سلام کے وقت امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جنّوں کی نیت کرنا (۹) مقتدی کو امام فرشتوں اور جنّات کی نیت کرنا (۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا (۱۱) مقتدی کو امام کے

ساتھ سلام پھیرنا (۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سے پست کرنا (۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

نماز کے مستحبات: [۱]

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

(۱) ہتھیلیوں کا آستین سے باہر ہونا (۲) رکوع وسجدہ میں منفرد کو تین بار سے زیادہ تسبیح پڑھنا (۳) قیام میں سجدہ کی جگہ رکوع میں قدموں پر، جلسہ وقعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی اور جمائی کو روکنا (۵) جمائی کے وقت منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرنا۔

نماز کے مکروہات: [۲]

نماز میں ستائیس باتیں مکروہ ہیں:

(۱) کپڑوں کو لٹکانا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا (۳) کپڑے یا بدن سے کھیلنا (۴) میلے کپڑوں سے نماز پڑھنا (۵) منہ میں کوئی چیز رکھ کر نماز پڑھنا (۶) سستی ولا پرواہی سے ٹوپی نہ پہننا (۷) پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوتے ہوئے نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے باندھنا (۹) بار بار

---

[۱] نماز کے مستحبات:
(۱-۵) نورالایضاح: ۷۳-۷۴، عالمگیری: ۱/۷۵، الدرالمختار مع الشامی: ۱/۷۷۴-۷۷۹

[۲] نماز کے مکروہات:
(۱-۲۷) نورالایضاح: ۸۸-۹۰، درمختار مع شامی: ۱/۶۳۹-۶۴۰، النہرالفائق: ۲۷۷-۲۸۷

کنکریوں کو ہٹانا (۱۰) انگلیوں کو چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر پر ہاتھ رکھنا (۱۲) چہرے یا آنکھ سے ادھر ادھر دیکھنا (۱۳) کتّے کی طرح بیٹھنا (۱۴) سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھ دینا (۱۵) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۶) بلا عذر چار زانوں بیٹھنا (۱۷) قصداً جمائی لینا یا اس کو نہ روکنا (۱۸) آنکھوں کو بند کر لینا (۱۹) تصویر دار کپڑے پہنکر نماز پڑھنا جبکہ تصویر جان دار کی ہو (۲۰) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ سر کے اوپر یا سامنے یا دائیں بائیں یا سجدہ کی جگہ جاندار کی تصویر ہو (۲۱) قرأت جلدی جلدی کرنا (۲۲) تسبیحات کو انگلیوں پر گننا (۲۳) انگڑائی لینا (۲۴) بھوک کے وقت کھانا حاضر ہوتے ہوئے نماز پڑھنا (۲۵) آگ کے سامنے نماز پڑھنا (۲۶) گندی جگہوں میں، قبرستان میں اور راستہ میں نماز پڑھنا (۲۷) سنت کے خلاف نماز پڑھنا۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں: [۱]

نماز کو توڑنے والی اٹھارہ چیزیں ہیں:

(۱) بات کرنا، جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، کم ہو یا زیادہ (۲) سلام کا یا چھینک کا جواب دینا (۳) بری خبر پر ''اِنَّا لِلّٰہِ'' یا اچھی خبر پر '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' یا تعجب پر '' سُبحان اللّٰہ '' کہنا (۴) بیماری، درد یا رنج سے آہ یا اُف کہنا (۵) اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا (۶) دیکھ کر قرآن پڑھنا (۷) قرأت میں بڑی غلطی کرنا جس سے معنی بگڑ جائیں (۸) ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والے یہ خیال کریں کہ یہ نماز

---

[۱] نماز کو توڑنے والی چیزیں:
(۱-۱۸) نور الایضاح: ۸۲-۸۳، درمختار مع شامی: ۶۰۱-۶۲۱، النہر الفائق: ۲۶۶-۲۷۶

میں نہیں ہے (۹) کھانا یا پینا (۱۰) قہقہہ مار کر ہنسنا (۱۱) قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنا (۱۲) امام سے آگے بڑھ جانا (۱۳) پورے سجدہ میں بالکل پاؤں زمین پر نہ رکھنا (۱۴) ایسی چیز کی دعا کرنا جو انسانوں سے مانگی جاتی ہے جیسے کھانا دیجئے وغیرہ (۱۵) بلا عذر کھنکارنا یا آہ واُف کرنا (۱۶) بے ہوش ہوجانا (۱۷) مجنوں ہوجانا (۱۸) جن باتوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے، ان سے نماز بھی فاسد ہوجاتی ہے۔

وظائفِ نماز

ثناء اور اس کا ترجمہ:

﴿ سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ اِلٰـہَ غَیۡرُکَ ﴾

(ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے)

تعوّذ و تسمیہ:

تعوّذ: ﴿ أَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ﴾

(ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے)

تسمیہ: ﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

(ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

۞ تسبیحاتِ نماز:

تکبیرِ تحریمہ :

﴿ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾ (اللہ سب سے بڑا ہے)

رکوع کی تسبیح:

﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ﴾ (پاک ہے میرے بزرگ رب کی)

رکوع سے اُٹھنے کی دعاء:

﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ﴾ (اللہ نے اسکی سُن لی جس نے اُسکی تعریف کی)

قومہ کی تحمید :

﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ﴾ (اے ہمارے رب! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں)

سجدہ کی تسبیح :

﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ﴾ (پاک ہے میرے برتر و بلند رب کی)

۞ تشہّد اور اس کا ترجمہ:

﴿ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ ﴾

(ترجمہ: تمام زبانی، بدنی، مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

درود ابراہیمی:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ﴾

(ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور ان کی آل پر، بلاشبہ تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور انکی آل پر، بلاشبہ تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے)

درود کے بعد کی دعا:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَّلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدَكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ﴾

(ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے، بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

دعاءِ قنوت:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَيْکَ وَنُثْنِيْ عَلَيْکَ الْخَيْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلاَ نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرُکَ ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْکَ نَسْعىٰ وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشىٰ عَذَابَکَ. إِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ﴾.

(ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیٰحدہ کردیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے. اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے لپکتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

۞ جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں: [۱]

جماعت کے واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) مرد ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) کوئی شرعی عذر نہ ہونا (عذر کا بیان آگے ہے)۔

۞ جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں: [۲]

جماعت کے صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں:

(۱) مقتدی کا اقتداء کی نیت کرنا (۲) امام اور مقتدیوں کا ایک جگہ ہونا (۳) امام و مقتدی کی نماز کا ایک ہونا، البتہ مقتدی، فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھ سکتا ہے (۴) مقتدی کا امام سے آگے نہ ہونا (۵) مقتدی کو امام کی حرکات کا علم ہونا (۶) مقتدی کا سوائے قرأت کے تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک ہونا (۷) مقتدی کو امام سے زیادہ رتبہ والا نہ ہونا مثلاً مقتدی بالغ اور امام نابالغ نہ ہونا چاہئے۔

۞ کن عذروں سے جماعت چھوڑنا جائز ہے: [۱]

---

[۱] جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں:
(۱-۶) درمختار مع شامی: ۱/۵۵۴، کبیری: ۴۳۸-۴۳۹، البحر الرائق: ۶۷۳، علم الفقہ: ۲/۱۰۰

[۲] جماعت کے صحیح ہونے شرطیں:
(۱-۷) درمختار مع شامی: ۱/۵۵۰-۵۵۱

(۱) سخت سردی (۲) سخت اندھیرا (۳) زور کی بارش (۴) تیز ہوا (۵) پیشاب پائخانہ کی حاجت (۶) دشمن کا ڈر (۷) سفر کا ارادہ یا قافلہ یا سواری کے چھوٹ جانے کا ڈر (۸) شدید بیماری (۹) بیمار کی تیمارداری (۱۰) بڑھاپا (۱۱) نابینائی (۱۲) قید (۱۳) مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ (۱۴) سخت بھوک کے وقت کھانے کا سامنے آجانا۔ ان عذروں کی بناء پر جماعت کا ترک کرنا جائز ہے۔ ورنہ بلا عذر جماعت چھوڑنے سے گناہ ہوگا۔

نمازِ جنازہ کی شرطیں: [۲]

نماز جنازہ کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) میت کا مسلمان ہونا۔

(۲) میت کا پاک ہونا۔

(۳) کفن کا پاک ہونا۔

(۴) ستر ڈھکا ہوا ہونا۔

(۵) میت کا سامنے ہونا۔

(۶) باقی وہ تمام شرائط جو نماز کے بیان میں ذکر ہوئی ہیں۔

---

[۱] کن عذروں سے جماعت چھوڑنا جائز ہے:
(۱-۷) درمختار مع شامی: ۱/۵۵۵-۵۵۶، نورالایضاح: ۷۹، مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ۲۹۷

[۲] نمازِ جنازہ کی شرطیں:
(۱-۶) درمختار مع شامی: ۲/۲۰۷-۲۰۸، البحر الرائق: ۲/۱۷۹

۞ نمازِ جنازہ کے فرائض:[۱]

نماز جنازہ میں دو فرض ہیں:

(۱) چار مرتبہ ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا (۲) کھڑا ہونا۔

۞ نمازِ جنازہ کی سنّتیں:[۲]

نماز جنازہ میں تین سنتیں ہیں:

(۱) اللہ کی حمد وثناء کرنا یعنی ثناء پڑھنا۔

(۲) درود پڑھنا۔

(۳) میت کے لیے دعا کرنا۔

۞ نمازِ جنازہ کی دعائیں:[۳]

۱۔ثناء: نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد یہ ثناء پڑھے:

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ﴾

---

[۱] نمازِ جنازہ کے فرائض:
(۱-۲) درمختار مع شامی:۲/۲۰۹، البحر الرائق:۲/۱۷۰

[۲] نمازِ جنازہ کی سنتیں:
(۱-۳) درمختار مع شامی:۲/۲۰۹، البحر الرائق:۲/۱۷۰

[۳] نمازِ جنازہ کی دعائیں:
(۱) موطا امام مالک:۷۹ (۲) ترمذی:۹۴۵، ابن ابی شیبہ:۳/۱۷۷ (۳) فتح الباری:۳/۲۰۳

(ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

۲۔ میت اگر بالغ ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَأَحْیِہٖ عَلَی الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّـہٗ عَلَی الْإِیْمَانِ﴾.

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخشدے. اے خدا! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور جسے تو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے).

۳۔ میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا أَجْراً وَّذُخْراً وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً﴾.

(ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو ہماری نجات کے لیے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنا)

۴۔ میت نابالغ لڑکی ہو تو اس طرح پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا أَجْراً وَّذُخْراً وَّاجْعَلْھَا لَنَا

شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً﴾. (اس کا ترجمہ وہی ہے جو اس سے اوپر والی دعاء کا ہے)

نمازِ جنازہ کا طریقہ:[۱]

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو اپنے سینے کے سامنے رکھ کر:

(۱) پہلے نماز جنازہ کی نیت کرے۔

(۲) اس کے بعد: " اَللّٰہُ أَكْبَرُ" کہکر عام نمازوں میں جس طرح ہاتھ اُٹھاتے ہیں اسی طرح ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے، اور ثناء پڑھے۔

(۳) پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے دوسری دفعہ: "اَللّٰہُ أَكْبَرُ" کہکر درود شریف پڑھے۔

(۴) پھر اسی طرح بغیر ہاتھ اُٹھائے تیسری دفعہ: "اَللّٰہُ أَكْبَرُ" کہکر اوپر لکھی ہوئی دعاء پڑھے۔

(۵) پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے چوتھے دفعہ: "اَللّٰہُ أَكْبَرُ" کہکر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نوٹ: یاد رکھو کہ تکبیر کے وقت گردن آسمان کی طرف نہیں اُٹھانا چاہئے۔

روزہ

روزہ کس پر فرض ہے؟[۱]

رمضان مبارک میں روزہ رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اگر وہ عاقل و بالغ ہو

---

[۱] نماز جنازہ کا طریقہ:

(۱-۵) درمختار مع شامی: ۲/۲۱۲-۲۱۳، بدائع الصنائع: ۱/۳۱۲-۳۱۳

اور اسلامی ملک میں رہتا ہو، اور اگر اسلامی ملک میں نہ رہتا ہو تو رمضان کی فرضیت کا علم ہونے پر اس پر بھی فرض ہے۔ [۱]

روزہ کا ادا کرنا کب واجب ہے؟ [۲]

رمضان کے روزہ کا ادا کرنا یعنی بلا تاخیر رکھنا اس وقت واجب ہے جبکہ چار شرطیں پائی جائیں:

(۱) صحت ہو یعنی روزہ رکھنے سے کسی بیماری یا کمزوری کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

(۲) حالتِ سفر نہ ہو۔

(۳) عورت ہو تو حیض (یعنی عورتوں کی مخصوص ناپاکی) سے پاک ہو۔

(۴) اسی طرح وہ نفاس (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون) سے پاک ہو۔

اگر یہ شرطیں نہ پائی جائیں تو روزہ کو قضاء کرنا جائز ہے۔

---

۱ روزہ کس پر فرض ہے؟

(۱) نور الایضاح: ۱۳۷، درمختار مع شامی: ۲/۳۷۲، البحر الرائق: ۲/۲۵۷

۲ روزہ کا ادا کرنا کب واجب ہے؟

(۱-۴) نور الایضاح: ۱۳۷، البحر الرائق: ۲/۲۵۷

روزہ کے صحیح ہونے کی شرطیں:[1]

روزہ کے صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں:

(۱) نیت کا ہونا۔

(۲) مسلمان ہونا۔

(۳) عورت ہو تو حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

روزہ کے فرائض:[2]

روزہ کے تین فرض ہیں:

(۱) صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کھانے سے اور اس جیسی چیزوں سے پرہیز کرنا۔

(۲) صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک پینے سے پرہیز کرنا۔

(۳) صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک جماع اور اس جیسی چیزوں سے پرہیز کرنا۔

---

[1] روزہ کے صحیح ہونے کی شرطیں:
(۱-۳) درمختار مع شامی: ۳۷۱/۲، البحر الرائق: ۲۵۷/۲

[2] روزہ کے فرائض:
(۱-۳) البقرۃ: ۱۸۷-۱۸۷، درمختار مع الشامی: ۳۷۱/۲، البحر الرائق: ۲۵۹/۲

۞ روزے کی سنتیں: [۱]

روزہ میں تین باتیں سنت ہیں:

(۱) سحری کھانا۔

(۲) سحری آخری وقت میں کرنا۔

(۳) افطار کا وقت ہوتے ہی افطار کر لینا۔

۞ روزہ کے مستحبات: [۲]

روزے میں دو باتیں مستحب ہیں:

(۱) تمام قسم کے گناہوں سے خصوصیت کے ساتھ بچنا۔

(۲) نفل عبادت میں زیادتی کرنا۔

۞ روزہ کو توڑنے والی چیزیں:

روزہ کو توڑنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں:

---

[۱] روزے کی سنتیں:
(۱-۳) بدائع الصنائع: ۲۶۶/۲-۲۶۷، عالمگیری: ۲۰۰/۱

[۲] روزہ کے مستحبات:
(۱) **قال رسول اللہ ﷺ: من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للّٰه حاجة في أن یدع طعامه و شرابه.** (رسول اللہ نے فرمایا کہ جو جھوٹ کہنا اور جھوٹ پر عمل کو نہ چھوڑے اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے) (بخاری: ۲۵۵/۱) (۲) نبی کریم ﷺ رمضان میں عبادت میں زیادتی کرتے تھے۔ (۲) ابن خزیمہ: ۳۴۳/۳، شعب الایمان: ۳۳۱/۳

(۱)ایک وہ جن سے قضاوکفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

(۲)دوسرے وہ جن سے صرف قضاءواجب ہوتی ہے کفارہ نہیں۔

جن چیزوں سے قضاءوکفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں:[۱]

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہےاور قضاءوکفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں،اگر روزہ دار،ان باتوں میں سے کوئی بات جان بوجھ کر،خوشی سے، بلاعذر کرے گا تو اس کو قضاوکفارہ دونوں لازم ہوں گے،بشرطیکہ رمضان کا ادا روزہ ہو:

(۱)دوایا غذا کا کھانا یا پینا۔

(۲)جماع کرنا۔☆

(۳) جس چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا جیسے سرمہ لگانا یا خون نکلنا وغیرہ اس کے کرنے کے بعد یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا،کھالینا یا پی لینا۔

(۴) تھوڑا سا نمک کھالینا۔

(۵)بارش کا پانی منہ میں لے کر نگل جانا۔

جن چیزوں سے صرف قضاءواجب ہوتی ہے: [۲]

جن چیزوں سے صرف قضاءواجب ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

(۱)کسی نے زبردستی کوئی چیز کھلا دی۔

(۲)غلطی سے حلق کے نیچے کسی چیز کا اتر جانا۔

---

[۱] جن چیزوں سے قضاءوکفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں:
(۱-۵)درمختار مع شامی:۳۹۴/۲،عالمگیری:۲۰۵/۱،نورالایضاح:۱۴۴،بدائع الصنائع:۲۵۲/۲

☆نوٹ:معلم حضرات سے گزارش ہے کہ نابالغ بچوں کو یہ یاد نہ کرایا جائے

[۲] جن چیزوں سے صرف قضاءواجب ہوتی ہے:
(۱-۱۱)عالمگیری:۲۰۲/۱-۲۰۵،ہدایہ:۱۹۷/۱،نورالایضاح:۱۴۶،بدائع الصنائع:۲۰۲/۲وبعد

(۳) کسی عذر کی وجہ سے روزہ توڑ دینا۔

(۴) قصداً منہ بھر کر قے کرنا یا خود قے ہونے پر اس کو نگل لینا۔

(۵) جو چیز دوا یا غذا میں استعمال نہیں ہوتی اس کو قصداً نگل جانا۔

(٦) دانتوں میں اٹکی ہوئی غذا جو چنے کے برابر ہو، اس کو نگل جانا (اور منہ سے اس کو نکال کر نگل جائے تو چنے سے چھوٹا بھی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء واجب ہے)۔

(۷) کان میں تیل ڈالنا (۸) ناک سے کسی چیز کو اندر چڑھانا (۹) بھول کر کھانے پینے کے بعد، یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھالینا یا پی لینا۔ (۱۰) دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔ (۱۱) بہت سا نمک کھالینا۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: [۱]

(۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر یا سر میں تیل ڈالنا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) عطر لگانا یا سونگھنا، (٦) بھول کر کھانا پینا، (۷) خود بخود قے ہونا۔ (۸) اپنا تھوک نگل جانا (۹) بلا ارادہ مکھی مچھر یا دھویں کا حلق میں چلا جانا (۱۰) دانتوں میں اٹکی ہوئی غذا اگر چنے سے کم ہو تو اسکو نگل جانا۔

---

[۱] کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

(۱-۱۰) نورالایضاح: ۱۴۳، ہدایہ: ۱/۱۹۸-۲۰۱، عالمگیری: ۱/۲۰۲-۲۰۳، در مختار مع الشامی: ۳۹۴-۴۰۰

۞ روزہ کا کفارہ کیا ہے؟ [۱]

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ تک مسلسل روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں میں سے ہر مسکین کو پونے دو کلو گیہوں یا ان کی قیمت دیدے۔

زکوٰۃ

۞ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ [۱]

---

[۱] روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

(۱) المجادلۃ:۴، ہدایہ:۱/۱۹۹، بدائع:۲/۲۵۴

زکوۃ ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو آزاد، عاقل، بالغ ہو، اور وہ مالکِ نصاب ہو بشرطیکہ اپنی اصلی ضروریات وحاجتوں سے زائد ہو، اور نصاب یہ ہے کہ ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان کی قیمت کے برابر روپیہ ہو۔ (گرام کے حساب سے ۶۱۲ گرام، ۳۵ ملی گرام چاندی، یا ۸۷ گرام، ۴۷۹ ملی گرام سونا ہو)۔

۞ فرضیتِ زکوٰۃ کی شرطیں: ۲

زکوٰۃ کے فرض ہونے کی شرطیں نو ہیں:

(۱) مسلمان ہونا۔

(۲) آزاد ہونا۔

(۳) بالغ ہونا۔

(۴) عاقل ہونا۔

(۵) مالکِ نصاب ہونا۔

(۶) نصاب کا حاجت اصلی سے زائد ہونا۔

(۷) نصاب پر ایک سال کا گذرنا۔

(۸) نصاب کا قرض سے محفوظ ہونا۔

---

۱ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

(۱) ہدایہ: ۱/۱۶۵، درمختار مع الشامی: ۲/۲۵۸ وبعدہ

۲ فرضیتِ زکوٰۃ کی شرطیں:

(۱-۹) النہر الفائق: ۱/۴۱۲-۴۱۶، ہدایہ: ۱/۱۶۵، درمختار مع شامی: ۲/۲۵۸-۲۶۳

(۹) مالِ نصاب سونا، چاندی یا روپیہ پیسہ ہو یا تجارت کا کوئی سامان ہو۔

زکوٰۃ کے صحیح ہونے کی شرطیں [۱]

زکوٰۃ کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) مسلمان ہونا۔

(۲) عاقل ہونا۔

(۳) بالغ ہونا۔

(۴) زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوۃ کی رقم نکالتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا۔

(۵) زکوٰۃ کی رقم یا مال کو فقیر کی ملکیت کر دینا۔

(۶) زکوٰۃ، مستحقِ زکوٰۃ کو دینا۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے؟ [۲]

زکوٰۃ صرف آٹھ قسم کے لوگوں کو دی جاسکتی ہے:

(۱) فقیر یعنی جس کے پاس نصاب کے برابر مال نہ ہو۔

(۲) مسکین یعنی جس کے پاس ایک وقت کا کھانا بھی نہ ہو۔

---

۱ زکوٰۃ کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱-۳) علم الفقہ: ۲۴/۴-۲۵ (۴) ہدایہ: ۱۶۸/۱، النہر الفائق: ۴۱۸ (۵) درمختار مع شامی: ۳۴۴/۲، طحطاوی علی المراقی: ۷۱۴، (۶) درمختار مع شامی: ۳۳۹/۲، مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ۷۲۰

۲ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے؟

(۱-۸) سورۂ توبہ: ۶۰، ہدایہ: ۱۸۵/۱، النہر الفائق: ۴۵۸/۱-۴۶۱، درمختار مع الشامی: ۳۳۹/۲-۳۴۵

(۳) زکوٰۃ وصول کرنے پر حاکم کی طرف سے مقرر لوگ۔

(۴) غلام کو آزاد کرانے کے لیے۔

(۵) قرضدار۔

(۶) اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے لوگ۔

(۷) مسافر جس کے پاس سفر میں مال نہ ہو۔

(۸) وہ کافر لوگ جن کے ایمان لانے کی امید ہو (مگر اب ان کو دینا ساقط ہے)۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟[۱]

ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(۱) ماں باپ دادا، دادی، نانا، نانی کو اور ان کے اوپر کے سلسلہ تک۔

(۲) بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، کو اور ان کے نیچے کے سلسلہ تک۔

(۳) شوہر کو۔

(۴) بیوی کو۔

(۵) اپنے غلام و لونڈی کو۔

(۶) کسی مالدار آدمی کو۔

(۷) سیّدوں کو۔

(۸) کافروں کو۔

---

[۱] کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

(۱-۸) النہر الفائق: ۱/۴۶۲-۴۶۳، ہدایہ: ۱/۱۸۶-۱۸۷

صدقۂ فطر کے احکام: [۱]

صدقۂ فطر سے متعلق چار احکام ہیں:

(۱) عیدالفطر کے دن صبح صادق کے بعد صدقۂ فطر کا دینا ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو آزاد ہو اور نصاب کے برابر، اصلی حاجتوں سے زائد مال کا مالک ہو، اگرچہ اس پر ایک سال نہ گذرا ہو اور وہ تجارت کے لیے بھی نہ ہو۔

(۲) صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے، نابالغ اولاد اگر مالدار ہو تو ان کے مال سے ادا کرے ورنہ اپنے مال سے اور بالغ اولاد مالدار نہ ہو تو اپنی طرف سے ادا کردینا بہتر ہے۔

(۳) صدقۂ فطر عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اور اگر پہلے نہ دے سکا تو بعد میں ضرور ادا کردے۔ اور اگر عید سے پہلے رمضان میں دیدے تب بھی درست ہے۔

(۴) جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہی کو صدقۂ فطر میں آدھا صاع یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دینا چاہئے، اور قیمت دیدینا بہتر ہے۔

حج و عمرہ

حج کے فرض ہونے کی شرطیں: [۱]

---

[۱] صدقۂ فطر کے احکام:

(۱-۴) النہر الفائق: ۱/۴۷۱، ہدایہ: ۱/۱۸۴-۱۹۱

حج کے فرض ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں:

حج ہر ایسے مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جس میں یہ شرطیں پائی جائیں.:(۱) بالغ ہو (۲) عاقل ہو(۳) آزاد ہو (۴) بیوی بچوں وغیرہ کے اخراجات اور اصلی حاجات کے سوا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ مکہ تک جانے آنے کے لیے کافی ہو(۵) ایسی بیماری یا معذوری نہ ہو کہ سفر نہ کر سکے(۶) راستہ پُرامن ہو(۷) عورت کے ساتھ سفر کرنے کے لیے شوہر یا کوئی محرم ہو(۸) عورت عدت میں نہ ہو۔

۞ حج کے صحیح ہونے کی شرطیں: [۲]

حج کے صحیح ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) حج کے تمام فرائض کا بجالانا (۳) حج کو توڑنے والی باتوں سے بچنا (۴) حج کے زمانہ میں حج کرنا اور ہر رکن کو اس کے وقت پر ادا کرنا (۵) ارکان حج کا ان کے مقررہ مکان میں ادا کرنا (۶) عاقل ہونا (۷) جس سال احرام باندھا ہے اسی سال حج کرنا۔

---

[۱] حج کے فرض ہونے کی شرطیں:

(۱-۸) ہدایہ: ۱/۲۱۱-۲۱۳، البحر الرائق: ۲/۳۰۷-۳۰۸، عالمگیری: ۱/ ۲۱۹، درمختار مع الشامی: ۴۵۸-۴۶۵

[۲] حج کے صحیح ہونے کی شرطیں:

(۱-۷) درمختار مع شامی: ۲/۴۵۸، علم الفقہ حصہ: ۵ ص: ۱۷

❁ حج کے فرائض: [1]

حج کے فرائض چھ ہیں:

(۱) احرام یعنی حج کی نیت دل سے کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک پڑھنا۔

(۲) وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لمحہ ہی کے لیے ہو۔

(۳) طواف زیارت کرنا۔

(۴) ان سب ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا یعنی پہلے احرام باندھنا، پھر وقوف عرفات پھر طواف زیارت کرنا۔

(۵) ہر فرض کو اس کے مخصوص مقام میں ادا کرنا۔

(۶) ہر فرض کا اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا۔

❁ حج کے واجبات: [2]

حج میں چھ چیزیں واجب ہیں:

(۱) مزدلفہ میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی کرنا یعنی جمرات پر کنکریاں مارنا (۴) میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا (۵) حجِ قران و حج تمتّع کرنے والے کو قربانی کرنا (۶) حلق یعنی

---

[1] حج کے فرائض:
(۱-۶) درمختار مع شامی: ۲/۴۶۷

[2] حج کے واجبات:
(۱-۶) درمختار مع شامی: ۲/۴۶۷-۴۶۸، عالمگیری: ۱/۲۱۹، البحر الرائق: ۲/۳۰۸، نور الایضاح: ۱۶۶

سر منڈانا یا قصر یعنی کتروانا۔

حج کی سنتیں: [۱]

حج کی بہت سی سنتیں ہیں؛ ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) طوافِ قدوم کرنا (۲) طوافِ قدوم میں رمل یعنی شانہ ہلا کر پہلے تین چکروں میں جلدی جلدی چلنا (۳) ۸ اور ۹ ذی الحجہ کی درمیانی رات منیٰ میں ٹھہرنا (۴) ۹ ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات جانا (۵) عرفہ کے دن وقوف کے لیے غسل کرنا (۶) ۱۰ ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں قیام کرنا (۷) دس گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں ٹھہرنا (۸) منیٰ سے واپسی پر ''وادیٔ محصّب'' میں تھوڑی دیر ٹھہرنا (۹) حالتِ احرام میں کثرت کے ساتھ تلبیہ پڑھنا۔

تلبیہ: [۲]

تلبیہ یہ ہے:

﴿لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ﴾

(ترجمہ: حاضر ہوں، اے اللہ حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر

---

[۱] حج کی سنتیں:
(۱-۹) نور الایضاح: ۱۶۷، عالمگیری: ۱/۲۱۹

[۲] تلبیہ:
(۱) بخاری: ۱/۲۱۰، مسلم: ۱/۳۷۵

ہوں، بے شک تعریف، نعمت اور ملک سب تیرا ہے، کوئی تیرا شریک نہیں)۔

عمرہ کا حکم: [۱]

تمام عمر میں کم از کم ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنّتِ مؤکّدہ ہے، مگر عمرہ کے لیے کوئی خاص زمانہ مقرر نہیں، سال بھر میں کسی بھی وقت عمرہ کیا جا سکتا ہے۔

فرائض عمرہ: [۲]

عمرہ میں دو باتیں فرض ہیں:

(۱) احرام باندھنا۔

(۲) طواف کرنا۔

واجبات عمرہ: [۳]

عمرہ میں دو چیزیں واجب ہیں:

(۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۲) سر کے بال منڈانا یا کٹانا۔

احادیث مبارکہ

[۱] عمرہ کا حکم: (۱) عالمگیری: ۱/۲۳۷، درمختار مع شامی: ۲/۲۷۴

[۲] فرائض عمرہ: (۱-۲) عالمگیری: ۱/۲۳۷، درمختار مع شامی: ۲/۲۷۴

[۳] واجبات عمرہ: (۱-۲) عالمگیری: ۱/۲۳۷، درمختار مع شامی: ۲/۲۷۴

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشاد، آپ کے عمل وطریقے اور آپ کے سامنے انجام پائی ہوئی باتوں کو حدیث کہتے ہیں۔

۱- حدیث :

﴿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾.

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

۲- حدیث :

﴿ بُنِيَ الْإِسْلَامُ علىٰ خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ ، وَإِقَامِ الصَّلاةِ ، وَإِيْتَاءِ الزَّكوٰةِ ، وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ﴾.

ترجمہ : اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھے حج کرنا اور پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

۳- حدیث :

﴿ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ﴾.

حدیث: (۱) بخاری: ۱، مسلم: ۳۵۳۰، ترمذی: ۱۵۷۱، ابوداؤد: ۱۸۸۲، ابن ماجہ: ۲۴۱۷
حدیث: (۲) بخاری: ۷، مسلم: ۲۱، مسلم: ۲۱، ترمذی: ۲۵۳۴، نسائی: ۴۹۱۵

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

٤- حدیث :

﴿لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ﴾.

ترجمہ: تم میں سے کوئی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنے والد سے اور اپنے بچوں سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

٥- حدیث :

﴿ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ﴾.

ترجمہ: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔

٦- حدیث :

﴿ اَلْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ﴾ .

ترجمہ: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں : اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی

حدیث (۳) بخاری:۹، مسلم:۵۷، نسائی:۴۹۱۰، ابوداوٗد:۲۱۲۲

حدیث: (۴) بخاری:۱۴، مسلم:۶۳، نسائی:۴۹۲۷، ابن ماجہ:۶۶، دارمی:۶۲۲۴

حدیث: (۵) مسلم:۴۱، ترمذی:۲۵۶۲، مسند احمد:۲۱۶۵۳

حدیث: (۶) بخاری:۶۳۶۳، مسلم:۱۲۷، ترمذی:۲۹۴۴، مسند احمد:۱۱۸۸۶

نافرمانی کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

۷- حدیث :

﴿كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ﴾.

ترجمہ: ہر چیز تقدیر سے ہوتی ہے حتی کہ نادانی ودانائی بھی۔

۸- حدیث :

﴿مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾.

ترجمہ: جس نے دین میں ایسی بات نکالی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔

۹- حدیث :

﴿مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبىٰ﴾ .

ترجمہ: جس نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

۱۰- حدیث :

﴿بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيباً وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ ، فَطُوبىٰ لِلْغُرَبَاءِ﴾ .

ترجمہ: اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی اور پھر وہ اسی حالت پر لوٹ جائیگا، جیسا کہ شروع ہوا تھا، پس خوشخبری ہے غرباء کے لیے (یعنی ان مسلمانوں

حدیث: (۷) مسلم: ۴۷۹۹، مسند احمد: ۵۶۲۷، موطا مالک: ۱۳۹۶

حدیث: (۸) بخاری: ۲۴۹۹، مسلم: ۳۲۴۲، ابوداؤد: ۳۹۹۰، مسند احمد: ۲۴۸۴۰، ابن ماجہ: ۱۴

حدیث: (۹) بخاری: ۶۷۳۳، مسند احمد: ۸۲۷۳

حدیث: (۱۰) مسلم: ۲۰۸، ابن ماجہ: ۲۹۷۶، مسند احمد: ۸۶۹۳

کے لیے جو ایسے دور میں اسلام پر قائم رہیں)۔

۱۱- حدیث :

﴿لاَ یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبعاً لِمَا جِئتُ بِهٖ﴾.

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی تعلیمات کے تابع نہ ہوجائیں۔

۱۲- حدیث :

﴿مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہے اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۱۳- حدیث :

﴿مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْراً یُّفَقِّهْهُ فِي الدِّیْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِيْ﴾

ترجمہ: جس آدمی کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور بس میں تو (علم) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتے ہیں۔

۱٤- حدیث :

حدیث: (۱۱) رواہ فی شرح السنۃ، کذا فی المشکوٰۃ: ۳۰

حدیث: (۱۲) بخاری: ۱۰۷، مسلم: ۴، مسند احمد: ۸۹۴۸

حدیث: (۱۳) بخاری: ۶۹، مسلم: ۱۷۱۹، ابن ماجہ: ۲۱۷، مسند احمد: ۱۲۶۴۶

﴿اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ﴾

ترجمہ: پاکی صفائی آدھا ایمان ہے۔

۱۵- حدیث :

﴿مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ﴾

ترجمہ: جس نے وضوء کیا اور اچھے طور پر کیا، اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

۱۶- حدیث :

﴿لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ﴾.

ترجمہ: پاکی کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ حرام مال سے صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔

۱۷- حدیث :

﴿إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا﴾

ترجمہ: جب تم بیت الخلاء جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف چہرہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔

۱۸- حدیث :

حدیث: (۱۴) مسلم: ۳۲۸، مسند احمد: ۲۱۸۲۸، دارمی: ۶۵۱

حدیث: (۱۵) مسلم: ۳۶۱

حدیث: (۱۶) مسلم: ۳۶۹، ترمذی: ۱، ابن ماجہ: ۲۶۸، مسند احمد: ۵۱۶۲

حدیث: (۱۷) بخاری: ۳۸۰، مسلم: ۳۸۸

﴿ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ ﴾

ترجمہ: آدمی اورشرک وکفر کے درمیان (ملانے والی چیز) نماز کا چھوڑنا ہے۔

۱۹-حدیث :

﴿صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُم وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ﴾

ترجمہ: تم اپنے پانچ وقت (فجر،ظہر،عصر،مغرب وعشاء) کی نماز پڑھو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرواورا پنے صاحبِ امر(حاکم اورعلماء) کی اطاعت کرو،اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

۲۰-حدیث :

﴿لاَ يَسْمَعُ مَدَىٰ صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَإِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

ترجمہ: مؤذن کی آواز کی بھنک بھی کوئی جن اور انسان اورکوئی چیز سنتی ہے تو اس کے حق میں قیامت کے دن وہ گواہی دے گی۔

۲۱-حدیث :

حدیث:(۱۸)مسلم:۱۱۷،مسند احمد:۱۴۶۵

حدیث:(۱۹)ترمذی:۵۵۹،مسند احمد:۲۱۱۴

حدیث:(۲۰)بخاری:۴۷۵،نسائی:۶۴۰،مسند احمد:۱۰۸۷۹

﴿ مَنْ بَنیٰ مَسْجِداً یَّبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ﴾

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی اللہ اس کے لیے جنت میں اسی جیسا گھر بنائے گا۔

۲۲- حدیث :

﴿ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: أَ نْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَیْکَ ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے ابن آدم! تو میرے راستہ میں خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۲۳- حدیث :

﴿ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلاَ بَخِیْلٌ وَّلاَ مَنَّانٌ ﴾

ترجمہ: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائیگا۔

۲٤- حدیث :

﴿ خَصْلَتَانِ لاَ تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ: اَلْبُخْلُ ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ ﴾

ترجمہ: دو خصلتیں ایسی ہیں جو مومن میں جمع نہیں ہوتیں: ایک بخیلی اور دوسرے بداخلاقی۔

حدیث: (۲۱) بخاری: ۴۳۱، مسلم: ۸۲۸

حدیث: (۲۲) بخاری: ۴۹۳۳، مسلم: ۱۶۵۸

حدیث: (۲۳) ترمذی: ۱۸۸٦

حدیث: (۲۴) ترمذی: ۱۸۸۵

۲۵- حدیث :

﴿كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ : ہر نیکی صدقہ ہے۔

۲۶- حدیث :

﴿لاَ تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئاً وَّلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ﴾

ترجمہ: نیکی میں سے کسی کو بھی ہرگز حقیر نہ جاننا، اگرچہ وہ یہی ہو کہ تو اپنے بھائی سے ہنس مکھ چہرہ سے ملاقات کرے۔

۲۷- حدیث :

﴿مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾.

ترجمہ: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی اُمید سے روزہ رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

۲۸- حدیث :

﴿خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ﴾.

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث: (۲۵) بخاری: ۵۵۶۲، ترمذی: ۱۸۹۳، احمد: ۱۴۱۸۲

حدیث: (۲۶) مسلم: ۴۷۶۰

حدیث: (۲۷) بخاری: ۱۷۶۸، مسلم: ۱۲۶۸، ترمذی: ۶۷۹، نسائی: ۲۱۷۴

حدیث: (۲۸) بخاری: ۴۶۳۹، ترمذی: ۱۸۸۵

٢٩- حدیث :

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الكِتَابِ أَقْوَاماً وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ ﴾.

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور دوسروں کو پست کرتا ہے۔

٣٠- حدیث :

﴿ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ﴾.

ترجمہ: دعاء عبادت کا مغز ہے۔

٣١- حدیث :

﴿ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ﴾

ترجمہ: جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔

٣٢- حدیث :

﴿ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ ﴾

ترجمہ: ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں: سلام کا جواب

حدیث: (٢٩) مسلم: ١٣٥٣، احمد: ١٤١٨٢، ابن ماجہ: ١٢٤، دارمی: ٣٢٢٣١

حدیث: (٣٠) ترمذی: ٣٢٩٣

حدیث: (٣١) ترمذی: ٣٢٩٥

حدیث: (٣٢) مسلم: ٣٧٦٤، ترمذی: ٢٢١٧، ابوداؤد: ٣٢٨٣، احمد: ٢٣٠٩

دینا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔

۳۳- حدیث :

﴿ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ﴾.

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے؛ کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۳۴- حدیث :

﴿اِتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ﴾ .

ترجمہ: ظلم کرنے سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کی شکل میں ہوگا، اور بخیلی سے بچو؛ کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

۳۵- حدیث :

﴿ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ﴾ .

حدیث: (۳۳) مسلم: ۴۶۷۳، ترمذی: ۱۷۲۲، ابوداؤد: ۳۲۸۳، احمد: ۲۳۰۹

حدیث: (۳۴) مسلم: ۴۶۷۵، احمد: ۱۳۹۳۷

حدیث: (۳۵) بخاری: ۵۴۳۵، ترمذی: ۲۷۰۸، ابوداؤد: ۳۵۷۴، ابن ماجہ: ۴۶۷۵

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے ان مردوں پر جو عورتوں جیسے بنتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں جیسی بنتی ہیں۔

۳۶- حدیث :

﴿لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ أَوْ تَصَاوِيْرُ﴾

ترجمہ: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصویریں ہوں۔

۳۷- حدیث :

﴿أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ﴾.

ترجمہ: لوگوں میں سب سے سخت عذاب والے قیامت کے دن تصویر بنانے والے ہونگے۔

۳۸- حدیث :

﴿مَنْ أَتىٰ عَرَّافاً، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً﴾.

ترجمہ: جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات دریافت کرے

حدیث: (۳۶) بخاری: ۵۴۹۳، مسلم: ۳۹۲۹، ترمذی: ۲۷۲۸

حدیث: (۳۷) بخاری: ۵۴۹۳، مسلم: ۳۹۴۳، احمد: ۳۳۷۷، نسائی: ۵۳۶۹

حدیث: (۳۸) مسلم: ۴۱۳۷، احمد: ۱۶۰۴۱

تو اس کی چالیس دن تک کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

۳۹- حدیث :

﴿ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَالْقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لاَ يُفْطِرُ ﴾

ترجمہ: بیوہ اور مسکین کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں کوشش کرنے والا اور اس شخص کی طرح ہے جو بغیر تھکے رات بھر نماز پڑھنے والا اور بغیر افطار روزہ رکھنے والا ہو۔

۴۰- حدیث :

﴿ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ ﴾.

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاء و تکلیف سے محفوظ نہ ہو۔

حدیث: (۳۹) بخاری: ۵۵۴۷، مسلم: ۵۲۹۵

حدیث: (۴۰) بخاری: ٦٦، احمد: ۷۵۲۹

اسلامی آداب

کھانے کے آداب:[۱]

(۱) کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔

(۲) دسترخوان بچھا کر کھانا۔

(۳) کھانے سے پہلے ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ ﴾ پڑھنا۔

(۴) اگر یہ بھول جائے تو ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ ﴾ پڑھنا۔

(۵) دائیں ہاتھ سے کھانا، بائیں ہاتھ سے نہ کھانا۔

(۶) اپنے سامنے سے کھانا۔

(۷) تین انگلیوں سے کھانا (البتہ ضرورت ہو تو پانچ انگلیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں)۔

(۸) برتن کے اطراف سے کھانا، بیچ سے نہ کھانا۔

(۹) چت لیٹ کر نہ کھانا، کھڑے ہو کر نہ کھانا۔

(۱۰) دوزانو بیٹھ کر کھانا۔

---

[۱] کھانے کے آداب:

(۱) ابوداؤد: ۲/ ۵۲۸، ترمذی: ۲/ ۶ (۲) بخاری: ۲/ ۸۱۱ (۳) حصن حصین: ۱۵۲ (۴) ابوداؤد: ۲/ ۵۲۹، ترمذی: ۲/ ۷ (۵) بخاری: ۲/ ۹۱۰، مسلم: ۲/ ۱۷۲ (۶) بخاری: ۲/ ۸۱۰، مسلم: ۲/ ۱۷۲ (۷) مسلم: ۲/ ۱۷۵، مصنفِ ابن أبي شیبہ: ۵/ ۵۵۹ (۸) ترمذی: ۲/ ۳، ابوداؤد: ۲/ ۵۲۹ (۹) ابوداؤد: ۲/ ۵۳۰، مُسلم: ۲/ ۱۷۳ (۱۰) تخریج الاحیاء: ۲/ ۴

(۱۱) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

(۱۲) کھاتے وقت جوتے اتار دینا۔

(۱۳) کھانے میں عیب نہ لگانا، پسند ہو کھالینا، پسند نہ ہو چھوڑ دینا۔

(۱۴) لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔

(۱۵) بہت گرم کھانا نہ کھانا۔

(۱۶) سونے چاندی کے برتن میں نہ کھانا۔

(۱۷) کھانے کی چیزوں میں پھونک نہ مارنا۔

(۱۸) کھانے کے بعد برتن اور انگلیوں کو خوب چاٹ کر صاف کرنا۔

(۱۹) پہلے دستر خوان اٹھانا پھر خود اٹھنا اور دستر خوان اٹھانے کی دعاء پڑھنا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُّبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلاَ مُوَدَّعٍ وَّلاَ مَسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا﴾

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے بہت بہت، پاکیزہ، اور بابرکت شکر، نہ اس کھانے سے کفایت کی جاسکتی ہے. نہ اس کو رخصت کیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جاسکتا ہے، اے ہمارے پروردگار۔

---

(۱۱) بخاری:۲/۸۱۳(۱۲) دارمی:۲/۹۳(۱۳) بخاری:۲/۸۱۴، مسلم:۲/۱۸۷(۱۴) مسلم:۲/ ۵ ۱۷، ترمذی:۲/۲(۱۵) الجامع الصغیر:۵۰(۱۶) مسلم:۲/۱۸۷، بخاری:۲/۸۴۱(۱۷) ابن ماجہ:۲/ ۲۳۶(۱۸) مسلم:۲/۵۷، ترمذی:۲/۲(۱۹) بخاری:۲/۸۲۰، ابن ماجہ:۲/۲۳۷

(۲۰) کھانے کے بعد کی دعاء پڑھنا، ہاتھ دھونا، کلی کرنا، دعاء یہ ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔

پینے کے آداب [۱]

(۱) بسم اللہ پڑھنا، دائیں ہاتھ سے پینا۔

(۲) تین سانس میں پینا۔

(۳) پینے کی چیزوں میں پھونک نہ مارنا۔

(۴) پانی وغیرہ بیٹھ کر پینا، بلاضرورت کھڑے ہوکر نہ پینا۔

(۵) بڑا برتن جیسے مٹکا وغیرہ کو منہ لگا کر نہ پینا۔

(۶) پانی چوس کر پینا، غٹا غٹ نہ پینا۔

(۷) پانی پینے کے بعد یہ دعاء پڑھنا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحاً

---

(۲۰) بخاری شریف: ۲/۸۲۰، مسلم شریف: ۳۶۵

[۱] پینے کے آداب:

(۱) بخاری: ۲/۸۱۰، مسلم: ۲/۲۷ (۲) بخاری: ۲/۸۴۱، مسلم: ۲/۱۷۴ (۳) ابن ماجہ: ۲/۲۳۶

(۴) مسلم: ۲/۱۷۳ (۵) بخاری: ۲/۸۴۱ (۶) جامع صغیر: ۷۰۹ (۷) شعب الایمان: ۴/۱۱۵

أُجَاجاً بِذُنُوبِنَا﴾.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے پانی کو اپنی رحمت سے میٹھا وخوشگوار بنایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے کڑوا کھارا نہیں بنایا۔

(۸) زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پینا درست ہے (بعض علماء کے نزدیک)۔

دعوت میں جانے کے آداب [۱]

(۱) بغیر بُلاوے کے کسی کے یہاں دعوت میں شریک نہ ہو۔

(۲) کوئی مسلمان دعوت دے (اگر خلاف شرع نہ ہو) تو قبول کرے۔

(۳) دکھاوے کے لیے دعوت کرنے والے کی دعوت قبول نہ کرے۔

(۴) علم، عمر یا مرتبہ میں بڑے لوگوں سے پہلے ہاتھ نہ بڑھائے۔

(۵) خاموش رہنے کے بجائے مفید باتیں سنے یا سنائے۔

(۶) ساتھیوں کی رعایت کرے، ان کے سامنے کھانا پیش کرے مگر اصرار نہ کرے۔

(۷) نگاہ اپنے سامنے رکھے دوسروں کے نوالے پر نہ رکھے۔

(۸) ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کو کراہت ونفرت پیدا ہو۔

---

(۸) جمع الوسائل ملا علی قاری: ۱/۲۵۰

[۱] دعوت میں جانے کے آداب:

(۱) ابوداؤد: ۲/۵۲۵ (۲) بخاری: ۲/۷۷۸، مسلم: ۱/۴۶۲ (۳) ابوداؤد ۵۲۷

(۴) مراسیل ابی داؤد: ۱۹ (۵) احیاء العلوم: ۲/۷، الاذکار: ۲۴۴

(۶) مسلم: ۲/۸۰، احیاء العلوم: ۲/۷ (۷) احیاء العلوم: ۲/۷ (۸) احیاء العلوم: ۲/۷

(۹) دوسروں سے پہلے دسترخوان سے نہ اٹھے، اگر عذر ہو تو بتا کر اٹھے۔

(۱۰) دسترخوان اٹھانے تک نہ اٹھے بلکہ بعد اٹھے۔

(۱۱) کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ﴾

ترجمہ: اے اللہ! ان لوگوں کو آپ نے جو کچھ دیا ہے اسمیں برکت دے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۱۲) کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ﴾.

ترجمہ: تمہارے یہاں روزے دار افطار کیا کریں اور نیک لوگ کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کریں۔

پھل کھانے کے آداب [۱]

(۱) پھل کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔

(۲) نیا پھل سامنے آئے تو اس کو آنکھوں سے لگائے اور بوسہ دے اور یہ دعا پڑھے: ﴿اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا آخِرَہٗ﴾.

(۹) مشکوۃ شریف: ۳۷۰ (۱۰) مشکوۃ شریف: ۳۷۰ (۱۱) حصن حصین: ۱۵۶، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۸۳ (۱۲) حصن حصین: ۱۵۶، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۸۳

[۱] پھل کھانے کے آداب:

(۱) حوالہ اوپر گذر چکا ہے. (۲) الاذکار النوویۃ: ۳۱۹

(ترجمہ: اے اللہ! جس طرح تو نے اس کا اوّل دور دکھایا اس کا آخری دور بھی ہم کو دکھا) (یا کوئی اور اس موقعہ کی دعا پڑھے)۔

(۳) نیا پھل آئے تو سب سے پہلے گھر کے چھوٹے بچے یا کم عمر شخص کو دے۔

(۴) اگر طبق میں ایک ہی قسم کا پھل ہو تو اپنے سامنے سے کھائے، اگر کئی قسم کے ہوں تو جہاں سے چاہے اٹھائے۔

(۵) مجلس میں طبق سے ایک وقت میں دو دو پھل نہ اٹھائے۔

(۶) کھجور کھا کر اس کی گٹھلی بیچ کی اور شہادت کی انگلی کے اوپر رکھ کر پھینکے۔

(۷) پھل کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَارْزُقْنَا خَيْراً مِنْهُ﴾.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر عطا فرما۔

لباس کے آداب [1]

(۱) لباس میں سادگی کا خیال رکھے، فخریہ انداز کے کپڑے نہ پہنے۔

(۲) کفار اور فاسق و فاجر لوگوں کے جیسا لباس نہ پہنے۔

(۳) اگر اللہ نے مال دیا ہے تو شکر کے طور پر اچھا و عمدہ لباس استعمال کرے۔

(۴) عورت مردانہ لباس اور مرد زنانہ لباس نہ پہنے۔

---

(۳) ترمذی:۲/۱۸۳، ابن ماجہ:۲/۲۳۸ (۴) مشکوۃ:۳۶۷ (۵) مسلم:۲/۱۸۱، ابوداؤد:۲/۵۳۶
(۶) مشکوۃ:۲۱۳ (۷) مشکوۃ:۳۷۱

[1] لباس کے آداب:
(۱) مسند حمیدی:۱/۱۷۲، ابوداؤد:۲/۵۵۸ (۲) مشکوۃ:۵ (۳) ترمذی:۲/۱۰۹

(۵) عورت باریک لباس اور بے پردگی کا لباس نہ پہنے۔

(۶) سفید لباس پسندیدہ ہے، لہذا زیادہ تر سفید استعمال کرے۔

(۷) مرد خالص سُرخ یعنی لال، اور ریشم وزری کا لباس نہ پہنے۔

(۸) مرد کے لیے بہتر ہے کہ پائجامہ، پینٹ وغیرہ آدھی پنڈلیوں تک رکھے ورنہ کم از کم ٹخنے سے اوپر رکھے۔

(۹) کپڑا پہننے سے پہلے یہ دعاء پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس (کپڑے) کا خیر اور یہ جس کام کے لیے ہے اس کا خیر مانگتا ہوں، اور میں آپ سے اس کے شر اور یہ جس کے لیے ہے، اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۰) کپڑے پہن کر یہ دعاء پڑھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ کَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلاَ قُوَّةٍ﴾

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت

---

(۴) ترمذی:۲/۱۰۶، بخاری:۲/۸۷۵ (۵) مسلم:۲/۲۰۵ مالک:۳۶۶

(۶) مسند حمیدی:۱/۲۳۰، نسائی:۲/۲۹۷ (۷) نسائی:۲/۲۹۶، مسند حمیدی:۱/۲۹

(۸) بخاری:۲/۸۶۰، مسلم:۲/۱۹۶، مسند حمیدی:۲/۳۲۳ (۹) حصن حصین:۱۵۷

(۱۰) حصن حصین:۱۵۷

مجھے عطا کیا۔

(۱۱) پہنتے وقت پہلے داہنی طرف سے پہنے، اور نکالتے وقت پہلے بائیں طرف سے نکالے۔

(۱۲) کپڑے نکالتے وقت یہ دعاء پڑھے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ ﴾ ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۳) کپڑے نکال کر یوں ہی نہ ڈال دے بلکہ انہیں تہہ کر کے رکھے۔

بال رکھنے کے آداب [۱]

(۱) سر کے بال یا تو پورے رکھے یا پورے مونڈ وادے، بعض حصّہ رکھنا، بعض کٹانا منع ہے۔

(۲) سر کے بال کان تک یا کندھوں تک رکھے۔

(۳) بالوں میں تیل ڈالنے اور کنگھی کرنیکا اہتمام کرے، بالوں کو بکھرے ہوئے نہ چھوڑے۔

(۴) ڈاڑھی بڑھائے اور مونچھوں کو کتروادے۔

(۵) بغل کے اور زیرناف کے بال زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں صاف کردیا کرے۔

---

(۱۱) بخاری:۲/۸۷۰ (۱۲) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲۷ (۱۳) کنزالعمال:۱۹/۲۱۸

[۱] بال رکھنے کے آداب:

(۱) بخاری:۲/۲۹۱ (۲) شمائل:۳، مشکوۃ:۲/۵۱۶ (۳) ابوداؤد:۲/۵۷۳، مشکوۃ:۳۸۲

(۴) بخاری:۲/۸۷۵

(۶) عورت اپنے سر کے بال نہ کٹائے۔

(۷) عورت اپنے بالوں میں دوسروں کے بال نہ ملائے۔

(۸) بال سفید ہوجائیں تو ان کو خضاب لگائے مگر مرد سیاہ خضاب نہ کرے۔

نوٹ: آجکل میڈیکل اسٹورس میں جو ''ڈائی'' کے نام سے خضاب ملتا ہے، یہ اگر ایسا ہو کہ لگانے سے بالوں میں ایک جلد سی چڑھ جاتی ہو تو اس کے لگانے سے وضوء وغسل نہ ہوگا، اس لیے ایسا خضاب نہ لگائے۔

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے آداب [۱]

(۱) سر کے بالوں میں ایک دن ناغہ کر کے اور ڈاڑھی میں اکثر تیل ڈالکر کنگھا کرے۔

(۲) تیل لگاتے وقت بسم اللہ کہے۔

(۳) تیل بائیں ہاتھ میں رکھ کر پہلے آنکھوں کی بھوؤں سے شروع کرے، پھر دونوں آنکھوں پر لگائے، پھر پیشانی کی جانب سے سر پر لگائے۔

(۴) جب نیند سے بیدار ہو تو وضو کے بعد کنگھی کرے۔

(۵) کنگھی کرنے میں داہنی طرف کو مقدم کرے۔

---

(۵) مسلم: ۱/۱۲۹ (۶) نسائی: ۲/۲۷۵ (۷) بخاری: ۲/۸۷۸

(۸) بخاری: ۲/۸۷۵

[۱] تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے آداب

(۱) ترمذی: ۲/۳۰۵، شمائل ترمذی: ۴ (۲) الجامع الصغیر: ۴/۸۳۷، عمل الیوم واللیلۃ: ۲۴۵ (۳) کنز العمال: ۷/۴۷، عمل الیوم واللیلۃ لابن السُّنّی: ۲۴۵ (۴) جمع الوسائل: ۱/۸۴، احیاء العلوم: ۲/۲۹۶

(۵) بخاری: ۲/۸۷۰، صحیح ابن خزیمہ: ۱/۱۲

(٦) بالوں کے بیچ سے مانگ نکالے۔

(۷) کنگھی استعمال کرتے وقت آئینہ استعمال کرے۔

(۸) آئینہ دیکھتے وقت یہ دعاء پڑھے: ﴿ **اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ** ﴾ ترجمہ: اے اللہ! آپ نے جس طرح میری صورت کو حسین بنایا ہے میری سیرت کو بھی حسین بنادے۔

جوتے پہننے کے آداب [۱]

(۱) جوتے اور چپّل یا موزے پہلے سیدھے پیر میں پہننا پھر بائیں پیر میں پہننا۔

(۲) نکالتے وقت پہلے بائیں پیر سے نکالنا، پھر دائیں سے نکالنا۔

(۳) ایک پیر میں جوتا پہنکر نہ چلنا۔

(۴) کبھی کبھی تواضعاً جوتے کے بغیر بھی چلنا۔

(۵) عورتوں کو مردانہ جوتے نہ پہننا۔

(٦) جب کسی جگہ بیٹھنا ہو تو جوتے نکالدے۔

(٦) ابوداوٗد: ۲/ ۵۷۷، شعب الایمان: ۵/ ۲۳۰

(۷) جمع الوسائل: ۱/ ۸۴ (۸) الاذکار النوویۃ: ۳۱۲

[۱] جوتے پہننے کے آداب:

(۱) مسلم: ۲/ ۱۹۷، بخاری: ۲/ ۸۷۰، مصنف ابن ابی شیبہ: ٦/ ۴۱ (۲) مسلم: ۲/ ۱۹۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ٦/ ۴۱ (۳) بخاری: ۲/ ۸۷۰، مسلم: ۲/ ۱۹۸ (۴) مسند احمد: ٦/ ۲۲ (۵) مسند حمیدی: ۱/ ۱۳۲ (٦) أبوداوٗد: ۲/ ۵۷۱

ناخن کاٹنے کے آداب [۱]

(۱) ہر ہفتہ یا پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں ناخن تراش ڈالے۔

(۲) بہتر ہے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشے۔

(۳) پہلے داہنے ہاتھ کے پھر بائیں ہاتھ کے ناخن تراشے، پھر دائیں پیر و بائیں پیر کے تراشے۔

(۴) کٹے ہوئے ناخنوں کو کسی جگہ دفن کر دے۔

(۵) ناخن کس انگلی کا پہلے تراشے، کس کا آخر میں تراشے، اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، اور اس بارے میں جو حدیث روایت کی گئی ہے علماء نے اس حدیث کو موضوع (یعنی من گھڑت) قرار دیا ہے۔

سُرمہ لگانے کے آداب [۲]

(۱) سُرمہ خاص طور پر سوتے وقت لگانا (دن میں لگانا بھی جائز ہے)۔

(۲) سُرمہ سلائی سے لگانا۔

(۳) ہر آنکھ میں تین تین سَلائی لگانا، یا دائیں آنکھ میں تین سلائی اور بائیں آنکھ میں

---

[۱] ناخن کاٹنے کے آداب:
(۱) مسلم: ۱/ ۱۲۹ (۲) سنن بیہقی: ۳/ ۲۴۴، فتح الباری: ۱۰/ ۳۴۶ (۳) ہر اچھے کام کا داہنی طرف سے کرنا سنت ہے، کما مرّ مراراً (۴) سنن بیہقی: ۱/ ۲۳، فتح الباری: ۱۰/ ۳۴۶
(۵) بذل المجہود: ۱/ ۳۳، شامی: ۶/ ۴۰۶

[۲] سُرمہ لگانے کے آداب:
(۱) شمائل ترمذی: ۴ (۲) شمائل: ۴ (۳) شمائل: ۴، وخصائل نبوی: ۵۷

دوسلائی لگانا۔

(۴) اِثمِد نامی سُرمہ کا اہتمام کرنا (اِثمِد ایک خاص قسم کا سرمہ ہے جو سیاہ سُرخی مائل ہوتا ہے)۔

۞ خوشبو لگانے کے آداب ^ا

(۱) خوشبو (عطر) لگانے کا اہتمام کرے۔

(۲) سونے سے بیدار ہو تو وضو کے بعد خوشبو لگائے۔

(۳) سر اور ڈاڑھی میں بھی عطر لگائے۔

(۴) جمعہ، عیدین، ذکر و تعلیم کے وقت، احرام باندنے سے پہلے، اجتماعات اور محفلوں میں جانے کے لئے عطر لگائے۔

(۵) مرد ایسا عطر استعمال کرے جس کا رنگ کپڑوں پر ظاہر نہ ہو، مگر خوشبو محسوس ہو۔

(۶) عورت ایسا عطر استعمال کرے جس کا رنگ ظاہر ہو مگر خوشبو نہ مہکے۔

(۷) عورت عطر لگا کر باہر نہ جائے۔

(۸) کوئی عطر لگانے کے لیے پیش کرے تو رد نہ کرے۔

(۹) کبھی کبھی گھروں میں عود یا کافور یا دونوں سے دھونی دیا کرے۔

---

(۴) شمائل: ۴، مسندِ حمیدی: ۱/۵۲۰

ا خوشبو لگانے کے آداب:

(۱) أبوداؤد: ۲/۵۷۳ (۲) مسندِ بزار: (۳) مشکوٰۃ: ۳۸۱ (۴) جمع الوسائل: ۵

(۵) ترمذی: ۲/۱۰۷ (۶) ترمذی: ۲/۱۰۷ (۷) أبوداؤد: ۲/۵۷۵

(۸) ترمذی شریف: ۲/۱۰۷. (۹) نسائی: ۲/۲۸۳.

سونے کے آداب [۱]

(۱) رات میں بیکار باتیں نہ کرے، بلکہ جلدی سونے کی فکر کرے۔

(۲) وضوء کر کے سوئے۔

(۳) بستر کو کپڑے سے جھاڑ کر سوئے۔

(۴) سرمہ لگا کر سوئے۔

(۵) داہنی کروٹ لیٹ کر رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لے۔

(۶) تینتیس دفعہ ﴿اَللّٰهُ أَكْبَرُ﴾ تینتیس دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ اور تینتیس دفعہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ پڑھکر سوئے۔

(۷) سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھکر اپنے ہاتھوں پر پھونکے پھر ہاتھ پورے جسم پر پھیرے۔

(۸) سونے کی دعاء پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى﴾ (اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں)۔

(۹) پیٹ کے بل نہ سوئے۔

(۱۰) ایسی چھت پر نہ سوئے جس میں آڑ نہ ہو۔

(۱۱) کروٹ بدلتے وقت دس مرتبہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ دس مرتبہ ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ اور دس مرتبہ ﴿آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ﴾ پڑھ لے۔

---

[۱] سونے کے آداب:
(۱) بخاری: ۱/۸۴ (۲) بخاری: ۲/۹۳۴ (۳) بخاری: ۲/ ۹۳۵ (۴) شمائل ترمذی: ۴ (۵) بخاری: ۲/۹۳۴ (۶) بخاری: ۲/ ۹۳۵ (۷) بخاری: ۳/ ۹۳۵ (۸) بخاری: ۲/۹۳۴ (۹) ترمذی: ۲/ ۱۰۵ (۱۰) ابوداؤد: ۲/ ۶۸۷ (۱۱) حصن حصین: ۹۸

(۱۲) سونے سے پہلے چراغ بجھا دے، دروازے بند کردے اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھ دے۔

۞ بیدار ہونے کے آداب ۱؎

(۱) صبح جلد سے جلد بیدار ہونا چاہیے۔

(۲) بیدار ہوکر یہ دعا پڑھنا چاہیے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴾ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)۔

(۳) بات چیت سے پہلے گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے۔

(۴) پہلے دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا پھر دوسرا کام کرنا چاہیے۔

(۵) مسواک سے (یا کسی اور چیز سے) دانتوں کو صاف کرنا اور وضوء کرنا چاہیے، اور وضوء میں تین بار خاص طور سے ناک صاف کرنا چاہیے۔

(۶) اگر رات میں گھبرا کر اٹھے تو یہ دعاء پڑھنا چاہیے: ﴿ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ ﴾ (میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غصّہ سے اور اس کے بندوں کے

---

(۱۲) بخاری: ۲/۹۳۱

۱؎ بیدار ہونے کے آداب:

(۱) زاد المعاد: ۱/۱۰۲ (۲) بخاری: ۲/۹۳۴ (۳) ترمذی: السلام قبل الکلام: ۲/۹۹

(۴) بخاری: ۱/۲۸، مسلم: ۱/۱۳۶ مشکوٰۃ: ۴۵ (۵) مشکوٰۃ: ۴۴-۴۵ (۶) الاذکار النوویہ: ۱۱۰

شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اوران کے میرے پاس آنے سے)۔

بیت الخلاء جانے آنے کے آداب [۱]

(۱) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعاء پڑھے: ﴿اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوّں اور ناپاک جنّیوں سے)۔

(۲) پہلے بایاں پیر اندر رکھے۔

(۳) ایسی جگہ قضاءِ حاجت کرے کہ وہاں کوئی نہ دیکھ سکے۔

(۴) بیٹھنے کے قریب ہوکر کپڑے کھولے۔

(۵) بیت الخلاء میں بیٹھتے وقت چہرہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔

(۶) استنجاء کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرے، دایاں ہاتھ استعمال نہ کرے۔

(۷) پہلے تین ڈھیلے استعمال کرے، پھر پانی سے استنجاء کرے۔

(۸) ہڈی، کوئلہ، نجس چیز اور کھانے کی چیز اور علم کے آلات سے استنجاء نہ کرے۔

(۹) بیت الخلاء میں بلاضرورت باتیں نہ کرے۔

---

[۱] بیت الخلاء جانے کے آداب:

(۱) بخاری: ۱/ ۲۶، مسلم: ۱/۱۶۳ (۲) ہر اچھے کام میں دائیں اور گھٹیا کام میں بائیں کو مقدم کرنا، اصول ہے، وَقد مرَّ حدیثُہٗ (۳) اُبوداوٗد: ۱/۲ (۴) دارمی: ۱/۱۱۳ (۵) بخاری: ۱/ ۲۶، مسلم: ۱/۱۳۰ (۶) مسلم: ۱/۱۳۰، اُبوداوٗد: ۱/ ۵ (۷) بخاری: ۱/ ۲۷، ابن ماجہ: ۱/۳۰ (۸) اُبوداوٗد: ۱/۲، مراقی الفلاح: ۲۱ (۹) اُبوداوٗد: ۱/۳

(۱۰) کھڑے ہوکر پیشاب پاخانہ نہ کرے۔

(۱۱) سایہ دار درخت، لوگوں کے بیٹھنے اٹھنے کی جگہ، درمیان راستہ، ٹھہرے ہوئے پانی، سوراخ اور حمّام میں پیشاب پاخانہ نہ کرے۔

(۱۲) بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھے، پھر یہ دعاء پڑھے: ﴿غُفْرَانَک ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ أَذْھَبَ عَنِّي الْأَذٰیٰ وَعَافَانِيْ﴾ (اے اللہ! تیری بخشش چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور عافیت دی۔

(۱۳) مٹّی یا صابون سے ہاتھ صاف کرے۔

(۱۴) پھر بہتر ہے کہ وضو یا کم از کم تیمّم کرلے۔

گھر جانے آنے کے آداب [۱]

(۱) گھر میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھے۔

(۲) گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھے: ﴿اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا ، بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا﴾ (اے اللہ! میں آپ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بہتر جگہ کا

---

(۱۰) مشکوٰۃ: ۴۳ (۱۱) أبوداؤد: ۱/ ۵، منتقی ابن الجارود: ۳۳ تا ۳۵، بخاری: ۱/ ۳۷ (۱۲) سنن دارمی: ۱/ ۱۱۶ (۱۳) أبوداؤد: ۱/ ۷ (۱۴) مشکوٰۃ: ۱/ ۳۹، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۳۶

[۱] گھر جانے آنے کے آداب:
(۱) قدمرّ حدیثہ (۲) أبوداؤد: ۲/ ۶۹۵

سوال کرتا ہوں، ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے باہر نکلے، اور ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسہ کرتے ہیں)۔

(۳) گھر سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ﴾ (میں اللہ کے نام سے نکلا، بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر، گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے)۔

(۴) گھر میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرے، پھر گھر والوں سے اجازت لے کر داخل ہو۔

(۵) گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو سلام اس طرح کرے: ﴿ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ﴾.

(۶) کسی اور کے گھر پر جائے تو سلام کے بعد اجازت طلب کرے، تین دفعہ اجازت طلب کرنے پر جواب مل جائے تو ٹھیک، ورنہ واپس ہو جائے، (یاد رہے کہ آج کل گھنٹی بجانا اجازت کی طرح ہے)۔

(۷) کسی کے گھر پر جائے تو دروازے کے دائیں یا بائیں کھڑا ہو۔

(۸) کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا ہو تو انگلیوں کے ناخنوں سے کھٹکھٹائے۔

(۳) ترمذی: ۲/ ۱۸۱ (۴) الادب المفرد: ۲/ ۵۹۸ (۵) الادب المفرد: ۲/ ۵۹۲
(۶) بخاری: ۲/ ۹۲۳ (۷) الادب المفرد: ۲/ ۶۰۵، أبوداؤد: ۲/ ۷۰۳
(۸) الادب المفرد: ۲/ ۶

(۹) دروازہ کھٹکھٹانے پر گھر کے اندر سے اگر پوچھا جائے کہ کون ہے تو میں میں نہ کہے بلکہ اپنا نام بتائے۔

(۱۰) اگر اپنے گھر رات کو گھر والوں کے سونے کے بعد جائے تو اس قدر آواز سے سلام کرے کہ سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔

۞ مسجد جانے آنے کے آداب [۱]

(۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھے۔

(۲) مسجد کو وضوء کرکے جائے۔

(۳) اعتکاف کی نیت کرلے۔

(۴) داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اللہ کے نام سے میں داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر درود وسلام ہو، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔

(۵) مسجد سے نکلتے وقت یہ پڑھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾. (ترجمہ: اللہ کے نام

---

(۹) بخاری: ۲/۹۲۳ (۱۰) مسلم: ۲/۱۸۴

[۱] مسجد جانے آنے کے آداب:

(۱) الاذکار: ۴۱ (۲) مشکوۃ: ۷۰ (۳) الاذکار: ۴۲ (۴) عمل الیوم واللیلۃ: ۴۳، الاذکار: ۴۲،

(۵) الاذکار: ۴۲

سے میں باہر نکلتا ہوں، اللہ کے رسول پر درود وسلام ہو، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل میں سے مانگتا ہوں)

(۶) مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرے، پھر موجود حضرات کو سلام کرے۔

(۷) مسجد میں بیٹھ کر ذکر یا تلاوت میں مشغول رہے، یا دینی باتیں سنے یا سنائے یا پڑھے۔

(۸) مسجد میں دنیوی باتیں نہ کرے۔

(۹) مسجد میں کچّی پیاز یا لہسن یا کوئی بدبودار چیز (جیسے سگریٹ یا بیڑی یا حقہ) استعمال کرکے نہ جائے جب تک کہ منہ کو اچھی طرح صاف نہ کرے۔

(۱۰) کوئی چیز گُم ہوجائے تو مسجد کے اندر اس کا اعلان نہ کرے۔

(۱۱) ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل نہ ہو۔

(۱۲) مسجد کے اندر خرید وفروخت نہ کرے۔

(۱۳) مسجد میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ بیٹھے۔

(۱۴) مسجد کو پاک وصاف رکھے اور اس میں کوئی گندی چیز پڑی ہو تو باہر نکال دے۔

(۱۵) مسجد میں آواز بلند نہ کرے۔

---

(۶) زادالمعاد:۲/ ۳۵۹ (۷) الاذکار:۴۳ (۸) مشکوٰۃ:۱/۷ (۹) مسلم:۲/ ۲۰۹
(۱۰) مسلم:۲/ ۲۱۰ (۱۱) ابوداؤد:۱/۳۰ (۱۲) دارمی:۱/ ۲۴۱ (۱۳) دارمی:۱/ ۲۴۲
(۱۴) ابن ماجہ:۱/۵۵ (۱۵) بخاری:۱/۶۷، ابن ماجہ:۱/۵۴

مجلس کے آداب [۱]

(۱) کسی مجلس میں آئے یا وہاں سے جائے تو سلام کرے۔

(۲) جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

(۳) اگر مجلس میں جگہ تنگ ہو تو کسی کو اٹھا کر خود نہ بیٹھے البتہ اہل مجلس ذرا اِدھر اُدھر ہو کر جگہ دے دیں۔

(۴) دو آدمیوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھے۔

(۵) مجلس میں تین ہی آدمی ہوں تو ان میں سے دو آدمی الگ ہو کر بات چیت نہ کریں۔

(۶) کوئی شخص مجلس سے کسی ضرورت سے اٹھکر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ جگہ اس کا حق ہے کوئی اور اس پر قبضہ نہ کرے۔

(۷) مجلس کے درمیان میں نہ بیٹھے۔

(۸) نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھے بروں کی صحبت میں نہ بیٹھے۔

(۹) اگر کوئی خصوصی مجلس ہو تو وہاں کی بات بلا اجازتِ اہل مجلس، دوسروں کو نہ بتلائے۔

---

[۱] مجلس کے آداب:
(۱) زاد المعاد: ۲/ ۳۵۷ (۲) الادب المفرد: ۲/ ۶۳۹ (۳) الادب المفرد: ۲/ ۶۳۹ (۴) الادب المفرد: ۲/ ۶۳۹ (۵) سنن دارمی: ۲/ ۲۲۶، أبوداؤد: ۲/ ۶۶۶ (۶) أبوداؤد: ۲/ ۶۶۶ (۷) أبوداؤد: ۲/ ۶۶۴ (۸) أبوداؤد: ۲/ ۶۶۴ (۹) الجامع الصغیر: ۳/ ۹۱۷

(۱۰) اہل مجلس سب ملکر بیٹھیں، متفرق ہو کر نہ بیٹھیں۔

(۱۱) مجلس میں ذکر اللہ سے غافل نہ ہو۔

(۱۲) مجلس کے ختم پر دعاء پڑھ کر اٹھیں: ﴿ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ إِلَیْکَ ﴾ ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری ہی حمد و ثنا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں۔

سلام و مصافحہ کے آداب [۱]

(۱) جب کسی مسلمان سے ملو تو سلام کرو، خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

(۲) سلام اس طرح کرو: ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ﴾

(۳) کوئی سلام کرے تو اس کا جواب ضرور دو، اور جواب اس طرح سے دو:
﴿وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ﴾.

(۴) سلام کرو تو اس قدر زور سے کرو کہ دوسرا آدمی سن سکے۔

(۵) سلام کرنے میں پہل کرو کہ یہ افضل ہے۔

---

(۱۰) مشکوٰۃ: ۴۰۵ (۱۱) ترمذی: ۲/۱۷۵ (۱۲) ترمذی شریف: ۲/۱۸۱

[۱] سلام و مصافحہ کے آداب :

(۱) بخاری: ۲/۹۲۱ (۲) الادب المفرد: ۲/۵۵۰ (۳) سورۂ نساء، الاذکار: ۳۵۳

(۴) الادب المفرد: ۲/۵۶۰ (۵) مشکوٰۃ: ۳۹۸

(۶) انگلیوں یا ہاتھ کے (یا سر کے) اشارہ سے سلام نہ کرو کہ یہ یہود ونصاری کا طریقہ ہے۔

(۷) سوار آدمی پیدل چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، چھوٹا بڑے کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔

(۸) موقعہ ہو تو سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو۔

(۹) مصافحہ دو ہاتھوں سے کرو۔

(۱۰) مرد، نامحرم عورتوں سے اور عورت، نامحرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے۔

(۱۱) کوئی شخص کسی کا سلام پہنچائے تو اس طرح سے جواب دو: ''عَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ''۔

(۱۲) غیر مسلم کو سلام نہ کرو، اگر وہ سلام کرے تو صرف '' وَعَلَیْکُم'' کہو، اگر جواب میں پورا سلام کر دو تو بھی جائز ہے۔

۞ چھینکنے کے آداب [۱]

(۱) چھینکتے وقت منہ پر ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لینا چاہئے۔

(۲) چھینکتے وقت آواز کو پست کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

---

(۶) ترمذی:۲/۹۹ (۷) بخاری:۲/۹۲۱ (۸) بخاری:۲/۹۲۶ (۹) بخاری:۲/۹۲۶

(۱۰) موطا امام محمد:۳۹۴ (۱۱) أبوداؤد:۲/۷۱۰ (۱۲) الادب المفرد:۲/۶۱۹، ۲/۶۲۱

[۱] چھینکنے کے آداب:

(۱) أبوداؤد:۲/۶۸۶ (۲) أبوداؤد:۲/۶۸۶

(۳) چھینکتے ہوئے ''اَشھب'' یا ''اُوب'' وغیرہ بے معنے الفاظ زبان سے نہ نکالنا چاہئے۔

(۴) چھینک کر '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ''(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہنا چاہئے۔

(۵) کوئی چھینک کر'' اَلْحَمْــدُ لِلّٰهِ'' کہےتو سننے والے کو اس کے جواب میں ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' (ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے) کہنا چاہئے۔

(۶) ہمارے چھینکنے پر کوئی '' يَرْحَمُكَ اللّٰهُ '' کہےتو جواب میں'' يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ''(اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کردے) کہنا چاہئے۔

(۷) اگر کوئی غیر مسلم چھینکےتو اس کو'' يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ '' کہنا چاہئے۔

(۸) کوئی باربار چھینکےتو صرف ایک باراس کا جواب''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' سے دینا کافی ہے۔

۞ جمائی لینے کے آداب [۱]

(۱) جمائی آئےتو روکنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

(۲) اگر نہ رکےتو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہئے۔

---

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ:۶/۱۷۰، الادب المفرد:۲/۵۱۰ (۴) بخاری:۲/۹۱۹ (۵) بخاری: ۲/۹۱۹ (۶) بخاری:۲/۹۱۹ (۷) أبوداؤد:۲/۶۸۷ (۸) الادب المفرد:۲/۵۱۱

[۱] جمائی لینے کے آداب:
(۱) بخاری:۲/۹۱۹، مسلم:۲/۴۱۳ (۲) بخاری:۲/۹۱۹، مسلم:۲/۴۱۳

(۳) جس قدر ہو سکے منہ کو بند کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے ، کتے کی طرح منہ نہ کھولنا چاہیئے۔

(۴) ہاہ یا آہ کہکر آواز نہ نکالنا چاہیئے، کیونکہ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

ہنسنے اور رونے کے آداب [ا]

(۱) بے موقعہ اور زیادہ نہ ہنسنا چاہیئے۔

(۲) قہقہہ مار کر نہ ہنسنا چاہیئے بلکہ تبسم ہونا چاہیئے۔

(۳) ساتھیوں سے کبھی کبھی مزاح و دل لگی کے طور پر ہنسنا بھی چاہیئے۔

(۴) کسی کو ہنستا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھنا چاہیئے:

﴿أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ﴾ (اللہ تجھے ہمیشہ خوش رکھے)۔

(۵) اللہ کے خوف سے اور اپنے گناہوں پر روتے رہنا چاہیئے۔

(۶) دعاء کرتے ہوئے گڑگڑانا چاہیئے۔

(۷) کسی کی موت پر رونا آئے تو رونا جائز ہے، اس لیے رونے کو برا نہ سمجھنا چاہیئے۔

(۸) کسی کے مرنے پر یا کسی مصیبت کے وقت رونا آئے تو چیخ پکار کرنے اور گریبان چاک کرنے اور گالوں پر مارنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

---

(۳) بخاری:۲/۹۱۹، مسلم:۲/۴۱۳، ابن ماجہ:۶۸ (۴) بخاری:۲/ ۹۱۹، ترمذی:۲/۱۰۳

ا ہنسنے اور رونے کے آداب:

(۱) مشکوٰۃ:۴۰۴ (۲) شمائل: ۱۵ (۳) مشکوۃ: ۴۰۵ (۴) حصن حصین: ۲۲۱ (۵) بخاری:۲/ ۱۹

(۶) سورۂ اعراف:۵۵ (۷) بخاری:۱/۱۷۴ (۸) بخاری:۱/۱۷۳-۱۷۴

۞ بیماری اور عیادت کے آداب [۱]

(۱) بیماری کو بُرا بھلا نہ کہے۔

(۲) بیماری آئے تو علاج کروائے۔

(۳) پرہیز کی چیزوں سے پرہیز بھی کرے۔

(۴) حرام چیزوں سے دوا و علاج نہ کرے۔

(۵) قرآن و حدیث کی دعاؤں سے علاج کرنا بھی جائز ہے۔

(۶) غیر شرعی طریقہ پر منتر اور کفریہ شرکیہ الفاظ پر مشتمل تعویذ گنڈہ سے علاج ناجائز ہے، اس لیے پوری طرح اس سے بچے۔

(۷) کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو اس کی عیادت یعنی مزاج پرسی کرے۔

(۸) مریض کو تسلی دے کہ یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی ان شاء اللہ، فکر نہ کرو۔

(۹) مریض پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت دریافت کرے۔

(۱۰) مریض اگر نہ چاہے تو کھانے پر اس کو مجبور نہ کرے۔

(۱۱) مریض کے لیے اس طرح دعاء کرے:

---

[۱] بیماری و عیادت کے آداب:

(۱) مشکوٰۃ: ۱۳۵ (۲) ترمذی: ۲/۲۴ (۳) زاد المعاد: ۴/۸۲ (۴) أبوداؤد: ۲/۵۴۱ (۵) بخاری: ۲/۸۵۴ (۶) أبوداؤد: ۲/۵۴۲ (۷) بخاری: ۲/۸۴۳ (۸) الاذکار: ۱۴۸ (۹) الاذکار: ۱۴۸.

(۱۰) ترمذی: ۲/۲۴ (۱۱) بخاری: ۲/ ۸۴۷

﴿ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْھِبِ الْبَأْسَ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَماً ﴾

(اے اللہ! اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے)۔

(۱۲) نیز سات دفعہ یہ دعاء بھی پڑھے اور اس پر مریض آمین کہے:

﴿ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَّشْفِیَکَ ﴾

(میں عظمت والے اللہ سے جو کہ عرشِ عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفاء عطاء کرے)

(۱۳) کسی بیمار و مصیبت زدہ کو دیکھے تو آہستہ آہستہ سے یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِهٖ ﴾

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے عافیت میں رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا)۔

(۱۴) حدیث میں ہے کہ سورۂ فاتحہ تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے، اس لیے بیماری میں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے اس کا اہتمام کرے۔

---

(۱۲) ترمذی: ۲/ ۲۸، ابوداوٴد: ۲/۴۴۲ (۱۳) حصن حصین: ۲۲۹ (۱۴) سنن دارمی: ۲/ ۵۳۸

تعزیت کے آداب [1]

(۱) کسی مسلمان کے مرنے کی خبر سنے تو ﴿ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْن ﴾ پڑھے۔

(۲) میّت کے گھر والوں کو تسلّی دے اور صبر کی تلقین کرے۔

(۳) تعزیت اس طرح کرے کہ جو اللہ نے لے لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور اللہ کے پاس ہر چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے ہے، لہٰذا تم صبر کرو اور ثواب حاصل کرو۔

(۴) میّت کے گھر والوں کے لیے ہو سکے تو کھانا تیار کر کے بھیجے۔

(۵) خود میت کے گھر والوں کا کھانا نہ کھائے۔

سفر میں جانے آنے کے آداب [2]

(۱) سفر کے لیے بہتر ہے کہ جمعرات کے دن کا انتخاب کرے۔

(۲) بہتر ہے کہ سفر صبح صبح شروع کرے۔

(۳) سفر کے لیے بہتر ہے ساتھ میں دو ساتھی ہوں اور ایک کو امیر بنا لے۔

(۴) سفر پر روانہ ہوتے وقت یہ دعاء پڑھے: ﴿ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ

---

[1] تعزیت کے آداب:
(۱) الاذکار: ۱۵۷ (۲) ابن ماجہ: ۱۱۵ (۳) مسلم: ۱/۳۰۱ (۴) ترمذی: ۱/۱۹۵ (۵) ابن ماجہ: ۱۱۶/۱

[2] سفر میں جانے آنے کے آداب:
(۱) بخاری: ۱/۴۱۴ (۲) أبوداؤد: ۱/۳۵۱ (۳) أبوداؤد: ۱/۳۵۱ (۴) حصن حصین: ۱۷۰

أَحُوۡلُ وَبِکَ أَسِيۡرُ﴾ (اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرسکوں گا اور تیری ہی مدد سے تدبیر کرسکوں گا اور تیری ہی مدد سے سفر کرسکوں گا)۔

(۵) جب سواری پر سوار ہو تو ''بِسۡمِ اللّٰهِ'' پڑھے، جب سواری پر بیٹھ جائے تو تین دفعہ ''اَلۡحمۡدُ لِلّٰهِ'' اور تین دفعہ ''اَللّٰهُ أَکۡبَرُ'' کہکر یہ دعاء پڑھے:

﴿سُبۡحَانَ الَّذِيۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَـهٗ مُقۡرِنِيۡنَ وَإِنَّآ إِلىٰ رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ﴾ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کردیا، حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لاسکتے تھے اور ہم سب اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانے والے ہیں) پھر اپنے گناہوں کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعاء کرے۔

(٦) پھر جب سفر شروع ہو جائے تو یہ دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيۡ أَسۡئَلُکَ فِيۡ سَفَرِنَا هٰذَا الۡبِرَّ وَالتَّقۡوىٰ وَمِنَ الۡعَمَلِ مَا تَرۡضىٰ. اَللّٰهُمَّ هَوِّنۡ عَلَيۡنَا سَفَرَنَا هٰذا وَاطۡوِ عَنَّا بُعۡدَهٗ. اَللّٰهُمَّ أَنۡتَ الصَّاحِبُ فِيۡ السَّفَرِ وَالۡخَلِيۡفَةُ فِيۡ الۡأَهۡلِ وَالۡمَالِ﴾. (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور پسندیدہ عمل کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہمارے اس سفر کو آسان کردے اور اس کی مسافت کو طے کردے، اے اللہ! تو ہی ہمارا ساتھی ہے سفر میں اور قائم مقام ہے گھر والوں اور مال میں)۔

(۷) واپسی پر بھی یہی دعاء پڑھے، البتہ آخر میں یہ الفاظ زیادہ کرے:

---

(۵) ترمذی:۲/۱۸۲ (٦) مسلم:۱/۴۳۴، أبوداؤد:۱/۳۵۱، ترمذی:۲۱/۱۸۲

(۷) أبوداؤد:۱/۳۵۱، مسلم:۱/۴۳۴

﴿ آئِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ﴾ (ہم اس سفر سے توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے واپس ہوتے ہیں)۔

(۸) کشتی یا جہاز میں سوار ہو تو یہ پڑھے: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے اور ٹھہرنا ہے، بلا شبہ میرا رب بہت بخشنے والا رحم والا ہے)۔

(۹) سفر کے دوران کسی بلندی پر چڑھے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' اور نیچے اُترے تو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہے۔

(۱۰) کسی بستی میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے: ﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ ﴾ (تین بار) ﴿ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلیٰ أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا ﴾ (اے اللہ! ہمارے لیے اس بستی میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہم کو اس بستی کے ثمرات عطا فرما اور اس بستی والوں کو ہماری محبت دے اور اس کے نیک لوگوں کی محبت ہم کو عطا فرما)۔

(۱۱) جس قدر جلد ہو سکے کام پورا کر کے گھر لوٹ جائے۔

(۱۲) سفر سے واپسی پر گھر میں جانے کے لیے دن کا وقت اختیار کرے۔

(۱۳) عورت بغیر شوہر یا بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

(۱۴) واپسی پر پہلے مسجد جا کر دوگانہ نماز پڑھے، پھر گھر جائے۔

(۸) الاذکار: ۲۳۲ (۹) أبوداؤد: ۱/۳۵۰ (۱۰) حصن: ۱۷۶ (۱۱) مالک: ۳۸۵
(۱۲) بخاری: ۱/۲۴۲ (۱۳) مسلم: ۱/۴۳۳

(۱۵) سفر سے لوٹ کر ملنے والوں سے مصافحہ ومعانقہ کرے۔

پیارے نبی ﷺ کا پیارا ارشاد

﴿عن علي رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ: أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

(ترجمہ) اپنی اولاد کو تین صفات کی تربیت دو: ایک تمہارے نبی کی محبت، دوسرے نبی کے گھر والوں کی محبت اور تیسرے تلاوت قرآن.

(الجامع الصغير للسيوطي: حديث: ۳۱۱)

(۱۴) مشکوٰۃ: ۳۳۹، (۱۵) زادالمعاد: ۲/ ۳۹۰

ماثور دعائیں

(۱) سَیِّدُ الاِسْتِغْفَارِ :

﴿ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلیٰ عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهٗ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں. آپ نے مجھ کو پیدا کیا، اور میں آپ کا بندہ ہوں، اور میں آپ کے عہد اور وعدہ پر بقدر وسعت قائم ہوں، اور میں آپ سے اپنے افعال کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں، میں آپ کی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اے اللہ! مجھ کو بخش دیجئے، بے شک گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخشتا)۔

فائدہ: جو شخص اس سید الاستغفار کو دن میں یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس دن مرے گا وہ جنّتی ہوگا، اور جو رات کو یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس رات مرے گا وہ جنّتی ہوگا۔

(۱) بخاری شریف: ۲/۹۳۳

(۲) جب صبح ہو تو یہ دعاء پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَ إِلَيْکَ الْمَصِيْرُ﴾.

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے تیری مدد سے صبح کی، اور تیری ہی مدد سے شام کی، تیری ہی (مرضی سے) ہم زندہ ہیں، اور تیری ہی (مرضی سے) سے ہم مریں گے، اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) لوٹنا ہے۔

(۳) جب شام ہو تو یہ دعاء پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ﴾

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے تیری مدد سے شام کی، اور تیری مدد سے صبح کی، تیری ہی (مرضی سے) ہم زندہ ہیں، اور تیری ہی (مرضی سے) ہم مریں گے، اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) اٹھکر جانا ہے۔

(۴) صبح شام پڑھنے کی دعاء:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾.

---

(۲) ترمذی شریف: ۲/ ۱۷۶ (۳) ترمذی شریف: ۲/ ۱۷۶ (۴) ترمذی شریف: ۲/ ۱۷۶

ترجمہ: اس اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر (نقصان) نہیں پہنچاتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔

(۵) پریشانی کے وقت پڑھنے کی دعاء:

﴿لاَ إِلٰـهَ إِلَّااللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بُردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا پروردگار ہے، اور زمین کا مالک ہے، عرشِ کریم کا مالک ہے۔

(۶) غصّہ کے وقت پڑھنے کی دعاء:

﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے۔

(۷) چاند دیکھنے کے وقت کی دعاء:

﴿اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلاَمَةِ وَالْإِسْلاَمِ ، رَبِّيْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو اس چاند کو برکت وایمان کے اور سلامتی واسلام کے ساتھ

(۵) بخاری شریف:۲/۹۳۹ (۶) بخاری:۲/۳۰۹ (۷) ترمذی شریف:۲/۱۸۳

نکال، اے چاند! میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔

(۸) بازار جائے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، (تمام) ملک بھی اسی کا ہے، اور اسی کے لیے (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، وہ خود (سدا) زندہ ہے، اس کے لیے مرنا نہیں ہے، اسی کے قبضۂ قدرت میں (ہر طرح کی) خیر و خوبی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹) استخارہ کی دعاء:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ ،اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِکْ لِيْ فِيْهِ ،وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ

---

(۸) ترمذی شریف: ۲/۱۸۱ (۹) بخاری: ۲/۹۴۴

شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، اور آپ کی قدرت کی وجہ سے آپ سے قدرت طلب کرتا ہوں، اور آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں، کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور آپ عالم ہیں اور میں علم نہیں رکھتا، اور آپ علام الغیوب ہیں، یا اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے خیر ہے تو آپ اس کو میرے لیے تجویز کر دیجیے، اور میرے لیے اس کو آسان فرما دیجیے اور پھر اس میں برکت دیجیے، اور اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے شر ہے تو اس کو میرے سے ہٹا دیجیے اور مجھے اس سے ہٹا دیجیے، اور مجھے جہاں بھی بھلائی ہے وہ عطاء کر دیجیے، اور اس سے مجھ کو راضی رکھئے۔

نوٹ: اگر کوئی اہم کام در پیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اس دعاء کو پڑھ لیں، اور دل جس طرف مائل ہو اس پر عمل کریں، یاد رہے کہ استخارہ میں نہ سونا ضروری ہے اور نہ خواب پڑنا ضروری ہے جیسا کہ عوام سمجھتے ہیں، بلکہ صرف دل میں پختہ خیال کا آنا کافی ہے۔

(۱۰) دشمن سے خوف کے وقت پڑھنے کی دعاء:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُکَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ونَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم تجھے ان کے مقابلے میں (اپنے لیے) سپر بناتے ہیں اوران کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

(۱۱) جب کوئی فکر یا قرض ہوتو یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ،وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر فکر وغم سے،اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخیلی سے،اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبہ اورلوگوں کے زور وظلم سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

(۱۲) قرض کے دفع ہونے کے لیے یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِيْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچادے،اوراپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

---

(۱۰) مشکوٰۃ شریف: ۲۱۵ (۱۱) أبوداؤد شریف: ۱/ ۲۱۷ (۱۲) مشکوٰہ شریف: ۲۱٦

(۱۳) جب کوئی سخت کام پیش آئے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ﴾

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اور اے ہر چیز کو تھامنے والے! میں تیری رحمت سے فریاد رسی کرتا ہوں۔

(۱۴) جب ہوا چلے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَاباً ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحاً وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحاً ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو اس ہوا کو رحمت بنادے، اور عذاب نہ بنائیو، اے اللہ! تو ان کو خیر و برکت لانے والی ہوائیں بنادے اور (تباہ و برباد کرنے والی) ہوا کا طوفان نہ بنائیو۔

(۱۵) جب تیز آندھی چلے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهٖ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تجھ سے اس آندھی کی خیر و برکت کا، اور جو کچھ اسمیں ہے اس کی خیر و برکت کا، اور جو یہ اپنے ساتھ لائی ہے اس کی خیر و برکت کا، سوال کرتا ہوں، اور اس آندھی کے شر سے، اور جو اس آندھی میں ہے اس کے شر سے، اور جو یہ

(۱۳) مشکوٰۃ شریف:۲۱۶ (۱۴) الاذکار:۱۹۱ (۱۵) ترمذی شریف:۲/۱۸۳

اپنے ساتھ لائی ہے اس کے شر سے، تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۱۶) جب بارش نہ ہو تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ أَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُّغِيْثاً مَّرِيّاً مَّرِيْعاً نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو ہم پر ایسی بارش فرما جو فریاد رسی کرنیوالی ہو، خوشگوار ہو، ارزانی (پیدا کرنے) والی ہو، نفع پہونچانے والی ہو، نہ کہ ضرر پہنچانے والی، اور جلدی برسنے والی ہو، نہ کہ دیر میں برسنے والی۔

(۱۷) جب بارش ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً ﴾

ترجمہ: اے اللہ! خوب برسنے اور نفع دینے والی بارش برسا۔

(۱۸) جب بہت زیادہ بارش ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا ﴾

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے (یعنی بستیوں کے) ارد گرد (برسا) اور ہم پر نہ برسا۔

(۱۹) جب بجلی کڑکے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ

(۱۶) الاذکار: ۱۸۸ (۱۷) بخاری شریف: ۱/۱۴۰ (۱۸) بخاری شریف: ۱/۱۳۹

ذَالِکَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے نہ مار، اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن وعافیت عطا فرما۔

(۲۰) جب سخت گرمی پڑے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ ، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، آج کے دن کیا ہی سخت گرمی ہے، اے اللہ! مجھکو جہنّم کی گرمی سے محفوظ فرما۔

(۲۱) جب سخت سردی ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا أَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ ، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، آج کے دن کیا ہی سخت سردی ہے، اے اللہ! جہنّم کی ٹھنڈک سے میری حفاظت فرما۔

(۲۲) جب ماہِ رجب داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

(۱۹) ترمذی شریف: ۲/۱۸۳ (۲۰) عمل الیوم واللیلۃ لابن السّنی: ۱۵۰

(۲۱) عمل الیوم واللیلۃ لابن السّنی: ۱۵۱

﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے (طاعت وعبادت میں) ماہِ رجب وشعبان میں برکت عطا فرما، اور ہم کو رمضان تک پہونچا۔

(۲۳) جب ستارہ کو گرتا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ﴾

ترجمہ: جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔

(۲۴) جب لیلۃ القدر پائے تو یہ دعاء پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ﴾

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنیوالا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے بھی معاف فرمادے۔

(۲۵) جب کوئی بدفالی کی چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائیوں کو نہیں لاسکتا، اور تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور نہیں کرسکتا اور کوئی طاقت وقوّت تیری مدد کے بغیر (میسّر) نہیں۔

---

(۲۲) الاذکار النوویۃ: ۲۰۰ (۲۳) الاذکار النوویۃ: ص۱۹۲ (۲۴) الاذکار النوویۃ: ۲۰۲

(۲۵) زاد المعاد: ۲/۳۹۴

(۲۶) جب کوئی خوشی کی بات پیش آئے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ﴾

ترجمہ: سب تعریفیں اُسی اللہ کے لئے ہیں جس کے انعام (کی مدد) سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔

(۲۷) جب کوئی چیز پسند آئے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ مَا شَآءَ اللّٰهُ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ ﴾

ترجمہ: جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔

(۲۸) جب کوئی تمہاری تعریف کرے تو کہو:

﴿ اَللّٰهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، وَاغْفِرْ لِيْ مَا لاَ يَعْلَمُوْنَ، وَاجْعَلْنِيْ خَيْراً مِمَّا يَظُنُّوْنَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ یہ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ مت فرما، اور میرے ان گناہوں کی، جو یہ نہیں جانتے ہیں مغفرت فرما، اور جو کچھ یہ میرے بارے میں نیک گمان رکھتے ہیں مجھے اس سے بہتر بنا دے۔

(۲۹) جب کوئی کافر ہدیہ دے تو اس کو کہے:

---

(۲۶) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲۵۴ (۲۷) زاد المعاد: ۲/۳۹۳

(۲۸) الادب المفرد: ۱/۴۰۷، شعب الایمان: ۴/ ۲۲۸

﴿ جَمَّلَکَ اللّٰهُ ﴾

ترجمہ: اللہ تجھ کو جمال عطا کرے۔

(۳۰) جب خوشی کی بات سنے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

(۳۱) جب کوئی احسان کرے تو اس کو کہو:

﴿ جَـزَاکَ اللّٰهُ خَيْراً ﴾

ترجمہ: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

(۳۲) جب کوئی مسلمان ہدیہ دے تو اس کو کہو:

﴿ بَارَکَ اللّٰهُ فِيْ أَهْلِکَ وَمَالِکَ ﴾

ترجمہ: اللہ تمہارے اہل وعیال اور مال میں برکت دے۔

۞ چند اہم دعائیں جو کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہیں:

(۳۳) ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ

(۲۹) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲۵۱ (۳۰) حصن حصین: ۲۲۰ (۳۱) حصن حصین: ۲۲۲

(۳۲) الاذکار النوویۃ: ۳۲۵

التَّـوَّابُ الرَّحِيُمُ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنیوالا، بڑا رحم کرنیوالا ہے۔

(۳۴) ﴿ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ ؛ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّهٗ؛ وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّهٗ؛ وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّهٗ ؛ بِيَدِکَ الْخَيْرُ کُلُّهٗ؛ وَإِلَيْکَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ کُلُّهٗ ؛ أَسْئَلُکَ الْخَيْرَ کُلَّهٗ ؛ وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے سب کی سب، اور تیرے ہی لئے شکر ہے سب کا سب، اور تیرے ہی لئے حکومت ہے سب کی سب، اور تیرے ہی لئے ہے مخلوق سب کی سب، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے سب کی سب، اور تیرے ہی طرف رجوع ہوتے ہیں امور سب کے سب، میں بھلائی تجھ ہی سے مانگتا ہوں سب کی سب، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں برائیوں سے، سب کی سب۔

(۳۵) ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لاَ إِلٰهَ غَيْرُهٗ ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّيْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ، اَللّٰهُمَ بِحَمْدِکَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِيْ اعْتَرَفْتُ ﴾

ترجمہ: اس اللہ کے نام کی (برکت) سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ! مجھ سے فکر اور غم دور فرما دے، یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں، اور

(۳۳) الحزب الاعظم:۱۱ (۳۴) الحزب الاعظم:۹۱ (۳۵) الحزب الاعظم:۹۱

اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔

(۳۶) ﴿اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ إِیْمَاناً لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْماً لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَعْلیٰ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور اپنے نبی محمد ﷺ کی رفاقت، جنّت کے برترین مقام یعنی جنت خُلد میں۔

(۳۷) ﴿اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَإِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ وَبِکَ الْمُسْتَغَاثُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تجھی کو ہر تعریف سزاوار ہے، اور تجھی سے شکایت چاہیے اور تجھی سے فریاد چاہیے اور تو ہی مدد طلب کئے جانے کے قابل ہے اور نہ کوئی (گناہ سے) بچاؤ ہے، اور نہ کوئی (عبادت کی) قوّت ہے بجز اللہ کے ہاتھ میں۔

(۳۸) ﴿اَللّٰھُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِيْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَإِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَمَا تُخْفِيْ الصُّدُوْرِ﴾.

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریا سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، تجھ پر تو آنکھوں کی چوریاں

(۳۶) الحزب الاعظم: ۸۲ (۳۷) الحزب الاعظم: ۱۲۴ (۳۸) مشکوٰۃ: ۲۲۰

بھی روشن ہیں، اور جو کچھ دل چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔

(۳۹) ﴿اَللّٰهُمَّ لاَ يُدْرِكُنِي زَمَانٌ وَّلاَ يُدْرِكُوا زَمَاناً لاَ يُتَّبَعُ فِيْهِ الْعَلِيْمُ وَلاَ يُسْتَحْييٰ فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْأَعَاجِمِ وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! مجھے وہ زمانہ نہ پائے اور نہ یہ لوگ اس زمانہ کو پائیں جس میں نہ صاحبِ علم کی پیروی کی جائے اور نہ صاحبِ حلم کا لحاظ کیا جائے اور ان کے دل عجمیوں کے سے ہو جائیں اور ان کی زبانیں اہل عرب کی سی رہ جائیں۔

(۴۰) ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ﴾.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال، اور نماز کا کمال، اور تیری خوشنودی کا کمال، اور تیری مغفرت کا کمال۔

ایک جامع ترین دعاء

(۳۹) الجامع الصغیر: ۱۵۴۳ (۴۰) الحزب الاعظم: ۱۱۲

حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت ساری دعاء فرمائی جس کو ہم یاد نہیں کر سکے، تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نہ بہت ساری دعاء کی جس کو ہم یاد نہ رکھ سکے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی دعاء نہ بتاؤں جوان تمام کی جامع ہو؟ تم یہ کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلاَغُ وَلاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾. (۱)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے اس خیر کا سوال کرتے ہیں جو آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگا ہے، اوراس شر سے ہم پناہ چاہتے ہیں جس سے آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے، اورآپ ہی مدد چاہے جانے کے قابل ہیں اورآپ ہی پر حق کا پہنچانا ہے، اورنہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت مگراللہ کی توفیق سے۔

حقوق

(۱) رواہ الترمذي: ۳۴۴۳

اسلامی شریعت نے ہمارے اوپر بہت سے لوگوں کے حقوق رکھے ہیں، جن کو ادا کرنا ضروری ہے، یہاں ان میں سے چند اہم حقوق بیان کئے جاتے ہیں۔

والدین اور دادا، دادی، نانا، نانی کے حقوق:

اسلام میں والدین یعنی ماں باپ کا بہت بڑا مقام ہے، اس لئے ان کے حقوق بھی بڑے ہیں، اور دادا دادی، نانا، نانی کے بھی یہی حقوق ہیں، اسی طرح خالہ و ماموں اور تایا و چچا کے بھی یہی حقوق ہیں، چند اہم حقوق یہ ہیں:

(۱) ان سے محبت رکھنا (۲) ان کی عظمت کرنا (۳) ان کی اطاعت کرنا (۴) ان کی خدمت کرنا (۵) ان کو مال کی ضرورت ہو تو ان کو مال دینا (۶) اگر انتقال ہو جائے تو ان کے لئے مغفرت و رحمت کی دعاء کرنا (۷) ان کے لئے ایصال ثواب کرنا (۸) ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (۹) ان پر قرض ہو تو اس کو ادا کرنا (۱۰) کبھی کبھی ان کی قبر کی زیارت کرنا۔

اولاد کے حقوق:

جس طرح ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہیں اسی طرح ماں باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہیں، اور وہ یہ ہیں:

(۱) اولاد کے لئے اچھے نام کا انتخاب کرنا (۲) ان کی بہتر طور پر پرورش کرنا (۳) ان کے ساتھ پیار و شفقت کا برتاؤ کرنا (۴) ان کو علم و ادب سکھانا اور اچھی

تربیت دینا (۵) جب نکاح کے قابل ہو جائیں تو نیک و دیندار رشتہ تلاش کر کے ان کا نکاح کرنا۔

بھائی بہنوں کے حقوق:

بھائی اور بہنوں کے حقوق یہ ہیں:

(۱) بڑے بھائی کو باپ کے برابر سمجھے اور بڑی بہن کو ماں کے برابر سمجھے (۲) ان کے ساتھ اسی طرح عظمت و اطاعت و خدمت کا معاملہ کرے جیسا باپ اور ماں کے ساتھ بتایا گیا ہے (۳) چھوٹے بھائی اور چھوٹی بہن کو اولاد کی طرح سمجھے (۴) ان کے ساتھ اولاد کی طرح پیار و محبت و شفقت کا معاملہ کرے۔

رشتہ داروں کے حقوق:

رشتہ داروں کا بھی اسلام میں بڑا حق ہے، لہذا اس کا خیال رکھنا چاہئے، ان کے حقوق یہ ہیں:

(۱) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (۲) کبھی کبھی ملاقات کے لئے ان کے پاس جانا (۳) ان کے حالات کی خبر گیری رکھنا (۴) اگر وہ محتاج ہوں تو اپنی وسعت کے مطابق ان کی مدد کرنا (۵) ان سے قطع تعلق نہ کرنا (۶) ان کی جانب سے اگر تکلیف بھی پہنچے تو صبر کرنا۔

استاد اور شیخ کے حقوق:

استاد اور شیخ کے حقوق یہ ہیں:

(۱) استاد اور شیخ سے محبت رکھنا (۲) ان کی توقیر و تعظیم کرنا (۳) ان کی تعلیمات و ہدایات پر عمل کرنا (۴) ان کے حق میں خیر کی دعاء کرتے رہنا (۵) ان کے ساتھ نیک گمان رکھنا اور بدگمانی سے بچنا (۶) ان کی خدمت کو باعث خیر سمجھنا (۷) ان کو اپنے باپ کے برابر سمجھنا (۸) ان کے متعلقین سے حسن سلوک کرنا (۹) زندگی میں ان کی زیارت و ملاقات کے لئے جاتے رہنا اور بعد وفات کبھی کبھی ان کی قبر کی زیارت کے لئے جانا۔

مسلمانوں کے حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق ہیں:

(۱) ملاقات پر سلام کرنا، اور اگر وہ سلام کرے تو اس کا جواب دینا (۲) اس کی دعوت اور ہدیہ قبول کرنا (۳) وہ بیمار ہو جائے تو عیادت کرنا (۴) اس کے عیب کو چھپانا (۵) اس کے ساتھ خیر خواہی کرنا (۶) ضرورت کے موقعہ پر اس کی مدد و نصرت کرنا (۷) اس کی جان و مال، عزت آبرو اور اہل و عیال کی حفاظت کرنا (۸) اس سے حسد و بغض نہ رکھنا اور اس سے بدگمانی نہ کرنا اور اس کی غیبت نہ کرنا (۹) چھوٹوں کے ساتھ محبت و شفقت کا اور بڑوں کے ساتھ عظمت و توقیر کا معاملہ کرنا (۱۰) اس کو اچھی باتوں کا حکم دینا اور برائی سے روکنا (۱۱) اس کی غلطی کو معاف کرنا اور عذر کرے تو قبول کرنا (۱۲) آپس میں رنجش ہو جانے پر تین دن سے زیادہ بات چیت نہ چھوڑنا (۱۳) اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا (۱۴) اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہونا۔

پڑوسیوں کے حقوق:

پڑوسی کے بھی حقوق ہیں، اور وہ یہ ہیں:

(۱) اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا (۲) اس کے جان و مال، اہل و عیال کی حفاظت کرنا (۳) کبھی کبھی اس کو کوئی تحفہ و ہدیہ بھیجنا (۴) وہ ضرورت مند ہو تو اس کی مدد و نصرت کرنا (۵) اس کو راحت پہنچانے کی کوشش کرنا اور کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ پہنچانا۔

دوستوں اور ساتھیوں کے حقوق:

(۱) دوستی نیک لوگوں سے رکھے (۲) اس کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کرے (۳) مزاج کے خلاف اس سے کوئی بات پیش آئے تو معاف کر دے (۴) اس کے مشوروں کو نیک دلی سے سنے اور قابل عمل ہو تو قبول کرے (۵) ضرورت ہو تو اس کی جانی مالی خدمت کرے۔

مہمان کے حقوق:

(۱) مہمان آئے تو خوش ہونا (۲) اس کے ساتھ بشاشت سے پیش آنا (۳) اس کے کھانے پینے کا اور راحت و آرام کا خیال رکھنا (۴) اس کے ساتھ خاطر تواضع سے پیش آنا (۵) اس کی خدمت کرنا (۶) کم از کم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرنا (۷) واپسی کے وقت اس کے ساتھ کم از کم دروازے تک چلنا۔

غیر مسلمین کے حقوق:

اسلام میں جس طرح مسلمانوں کے حقوق ہیں، اسی طرح غیر مسلمین کے حقوق بھی بیان کئے گئے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

(۱) یہ محتاج وفقیر ہوں تو ان کی مدد کرنا (۲) بے گناہ کسی کو جانی یا مالی تکلیف نہ دینا (۳) بے وجہ کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرنا (۴) جب تک وہ بدعہدی نہ کریں ان کے ساتھ بدعہدی نہ کرنا۔

جانوروں کے حقوق:

اسلام جس طرح انسانوں کے حقوق بتاتا ہے اسی طرح وہ جانوروں کے حقوق بھی بیان کرتا ہے، اور وہ یہ ہیں:

(۱) پالتو جانوروں کے کھانے پینے اور ان کی راحت وآرام کا اہتمام کرے (۲) ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لے (۳) بلا وجہ اور حد سے زیادہ ان کو نہ مارے (۴) جن جانوروں سے کوئی غرض نہ ہو، ان کو قید نہ کرے (۵) ان کے بچوں کو پکڑ کر ان کے ماں باپ کو پریشان نہ کرے (۶) بے وجہ کسی جانور کو نہ قتل کرے اور نہ کسی طرح کی تکلیف دے، البتہ جو جانور تکلیف دیتے ہیں ان کو قتل کرنا جائز ہے (۷) جانوروں کو ذبح کرتے وقت تیز چاقو استعمال کرے اور جلدی سے ذبح کر دے (۸) ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کرے۔

اسمائے حسنیٰ

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْماً مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے ننانوے ۹۹ ایک کم سونام ہیں، جو ان کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ

﴿الرَّحْمٰنُ﴾ (نہایت رحم والا)	﴿الرَّحِيْمُ﴾ (بہت مہربان)	﴿الْمَلِكُ﴾ (بادشاہ)
﴿الْقُدُّوْسُ﴾ (نہایت پاکیزہ)	﴿السَّلَامُ﴾ (سلامتی دینے والا)	﴿الْمُؤْمِنُ﴾ (امن دینے والا)
﴿الْمُهَيْمِنُ﴾ (حفاظت کرنے والا)	﴿الْعَزِيْزُ﴾ (غالب)	﴿الْجَبَّارُ﴾ (زبردست)
﴿الْمُتَكَبِّرُ﴾ (بڑائی والا)	﴿الْخَالِقُ﴾ (پیدا کرنے والا)	﴿الْبَارِئُ﴾ (بنانے والا)

(۱) بخاری: ۶۸۴۳، مسلم: ۴۸۳۶

﴿الْمُصَوِّرُ﴾ (صورت بنانے والا)	﴿الْغَفَّارُ﴾ (بہت بخشنے والا)	﴿الْقَهَّارُ﴾ (زور والا)
﴿الْوَهَّابُ﴾ (بہت عطاء کرنے والا)	﴿الرَّزَّاقُ﴾ (روزی دینے والا)	﴿الْفَتَّاحُ﴾ (فیصلہ کرنے والا)
﴿الْعَلِيْمُ﴾ (بہت جاننے والا)	﴿الْقَابِضُ﴾ (بند کرنے والا)	﴿الْبَاسِطُ﴾ (کھولنے والا)
﴿الْخَافِضُ﴾ (پست کرنے والا)	﴿الرَّافِعُ﴾ (بلند کرنے والا)	﴿الْمُعِزُّ﴾ (عزت دینے والا)
﴿الْمُذِلُّ﴾ (ذلت دینے والا)	﴿السَّمِيْعُ﴾ (سننے والا)	﴿الْبَصِيْرُ﴾ (دیکھنے والا)
﴿الْحَكَمُ﴾ (فیصلہ کرنے والا)	﴿الْعَدْلُ﴾ (انصاف والا)	﴿اللَّطِيْفُ﴾ (باریک داں)
﴿الْخَبِيْرُ﴾ (خبردار)	﴿الْحَلِيْمُ﴾ (بُردبار)	﴿الْعَظِيْمُ﴾ (بڑا عظمت والا)
﴿الْغَفُوْرُ﴾ (بہت بخشنے والا)	﴿الشَّكُوْرُ﴾ (قدرداں)	﴿الْعَلِيُّ﴾ (بلند)

﴿الْکَبِیْرُ﴾ (بڑائی والا)	﴿الْحَفِیْظُ﴾ (نگہبان)	﴿الْمُقِیْتُ﴾ (بانٹ کر دینے والا)
﴿الْحَسِیْبُ﴾ (کافی)	﴿الْجَلِیْلُ﴾ (عظیم الشان)	﴿الْکَرِیْمُ﴾ (کرم کرنے والا)
﴿الرَّقِیْبُ﴾ (نگراں)	﴿الْمُجِیْبُ﴾ (قبول کرنے والا)	﴿الْوَاسِعُ﴾ (وسعت والا)
﴿الْحَکِیْمُ﴾ (حکمت والا)	﴿الْوَدُوْدُ﴾ (دوستی والا)	﴿الْمَجِیْدُ﴾ (بزرگی والا)
﴿الْبَاعِثُ﴾ (دوبارہ اُٹھانے والا)	﴿الشَّھِیْدُ﴾ (گواہ)	﴿الْحَقُّ﴾ (سچا)
﴿الْوَکِیْلُ﴾ (کارساز)	﴿الْقَوِيُّ﴾ (زبردست)	﴿الْمَتِیْنُ﴾ (مضبوط)
﴿الْوَلِيُّ﴾ (دوست)	﴿الْحَمِیْدُ﴾ (قابلِ تعریف)	﴿الْمُحْصِيْ﴾ (گھیرنے والا)

﴿الْمُبْدِئُ﴾ (نئی چیز بنانے والا)	﴿الْمُعِيدُ﴾ (لوٹانے والا)	﴿الْمُحْيِي﴾ (زندہ کرنے والا)
﴿الْمُمِيتُ﴾ (مارنے والا)	﴿الْحَيُّ﴾ (زندہ)	﴿الْقَيُّومُ﴾ (تھامنے والا)
﴿الْوَاجِدُ﴾ (کمال رکھنے والا)	﴿الْمَاجِدُ﴾ (بزرگی والا)	﴿الْوَاحِدُ﴾ (ایک)
﴿الْأَحَدُ﴾ (اکیلا)	﴿الصَّمَدُ﴾ (بے نیاز)	﴿الْقَادِرُ﴾ (قدرت والا)
﴿الْمُقْتَدِرُ﴾ (بڑی قدرت والا)	﴿الْمُقَدِّمُ﴾ (آگے بڑھانے والا)	﴿الْمُؤَخِّرُ﴾ (پیچھے ہٹانے والا)
﴿الظَّاهِرُ﴾ (ظاہر)	﴿الْبَاطِنُ﴾ (پوشیدہ)	﴿الْوَالِي﴾ (ہر چیز کا ذمہ دار)

﴿الْمُتَعَالِي﴾ (ساری مخلوق سے برتر)	﴿الْبَرُّ﴾ (نیک سلوک کرنے والا)	﴿التَّوَّابُ﴾ (توبہ قبول کرنے والا)
﴿الْمُنْتَقِمُ﴾ (بدلہ لینے والا)	﴿الْعَفُوُّ﴾ (معاف کرنے والا)	﴿الرَّءُوْفُ﴾ (نرمی کرنے والا)
﴿مَالِكُ الْمُلْكِ﴾ (ملک کا مالک)	﴿الْمُقْسِطُ﴾ (انصاف کرنے والا)	﴿الْجَامِعُ﴾ (جمع کرنے والا)
﴿الْغَنِيُّ﴾ (بے نیاز)	﴿الْمُغْنِي﴾ (آسودہ کرنے والا)	﴿الْمَانِعُ﴾ (روکنے والا)
﴿الضَّارُّ﴾ (نقصان کا مالک)	﴿النَّافِعُ﴾ (نفع کا مالک)	﴿النُّوْرُ﴾ (روشنی والا)
﴿الْهَادِي﴾ (راہ دکھانے والا)	﴿الْبَدِيعُ﴾ (چیزوں کا ایجاد کرنے والا)	﴿الْبَاقِي﴾ (ہمیشہ رہنے والا)
﴿الْوَارِثُ﴾ (وارث)	﴿الرَّشِيْدُ﴾ (نیک راہ بتانے والا)	﴿الصَّبُوْرُ﴾ (صبر والا)(١)

(١) ترمذی:٣٤٢٩

ترانۂ مدارسِ اسلامیہ

نتیجۂ فکر: محمد شعیب اللہ خان ظرؔفی

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں

ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

یہ علمِ نبوت سے روشن، ملت کا منارِ عظمت ہے

یہ دین الٰہی کا قلعہ ، امت کا متاعِ شوکت ہے

اربابِ نظر کی نظروں میں ، مسلم کا نشانِ عزت ہے

یہ علمُ وعمل کا گہوارہ، ہم سب کی دلیلِ رفعت ہے

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں

ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

کھلتا ہے یہیں کے درسوں سے توحید کا رازِ سربستہ

ملتا ہے یہیں سے طالب کو ، عرفانِ الٰہی کا رستہ

اسرارِ حیاتِ جاویداں، پاتے ہیں یہاں کے وابستہ

اسلاف کی زندہ سیرت سے، ہوتا ہے یہاں قائم رشتہ

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں ہم حامل دین یزداں ہیں

ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

یہ کارگہہ روحانی ہے، بنتی ہے یہاں روحِ انساں
تعمیر گہہ ایمانی ہے، ملتا ہے یہاں کامل ایماں
تعمیر یہاں پر ہوتا ہے ، اخلاق وشرافت کا ساماں
بنتا ہے یہاں کی حکمت سے، سودائے جہالت کا درماں

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعیٔ دین وایماں ہیں

مٹتی ہے یہیں سے ٹکرا کر، ہر ظلمتِ کفر و طغیانی
دَبتا ہے یہیں کی شوکت سے ، ہر فتنۂ فحش وعریانی
جُھکتا ہے اسی جا آکر وہ، مغرب کا غرورِ نادانی
ناکام یہیں پر ہوتا ہے ، ہر مکرو فریبِ شیطانی

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعیٔ دین وایماں ہیں

تفسیر سے یاں کی قرآں کا، اعجاز نمایاں ہوتا ہے
تفہیم سے یاں کی سنت کے، انوار کا فیضاں ہوتا ہے
حقّا کہ فضاؤں میں یاں کی، انساں بھی انساں ہوتا ہے
پڑھتا ہے یہاں جو بھی طالب، وہ دین پہ نازاں ہوتا ہے

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعیٔ دین وایماں ہیں

نسبت ہے ہمیں حاصل بے شک، اصحابِ نبی کے صُفّے سے
پایا ہے یہاں حصّہ ہم نے، انوارِ نبی کے ورثے سے
ملتا ہے یہاں قُدوہ ہم کو، افکارِ نبی کے نقشے سے
ہم طرزِ عمل یاں پاتے ہیں، اخلاقِ نبی کے اُسوے سے

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

نغمات زباں پر قرآں کے، ہر سُو ہیں یہاں گلزاروں میں
چرچے ہیں نبی کی سنت کے، ہر وقت یہاں کی بزموں میں
ہیں نور کی کرنیں سی چھائی محسوس یہاں کے ابروں میں
اصلاح کا ساماں بنتا ہے، ہر گام یہاں کی فکروں میں

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

گلزارِ حکیم الامت ہے، یہ وادیٔ علمِ عرفانی
تذکار مسیح الامت ہے، یہ بزم طریقِ روحانی
اس گلشنِ علم وعرفاں کی، ہر شاخ وکلی ہے مستانی
ہے جام یہاں کا روحانی، اور کیف ہے اس کا مستانی

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

تاریخ یہیں سے بنتی ہے، محبوبِ خدا کے مستوں کی
پلٹن بھی یہیں پر بستی ہے ، اسلام پہ مٹنے والوں کی
آباد اسی گلشن میں ہے ، یک قوم خدا کے پیاروں کی
ظرفی کو مبارک ہو خدمت ، اللہ کے ان مہمانوں کی

ہم طالبِ علمِ قرآں ہیں، ہم حاملِ دینِ یزداں ہیں
ہم خادمِ ملکُ وملت ہیں، ہم داعی دین وایماں ہیں

مصنف کی دیگر تصنیفات

کتاب	قیمت
جواہر شریعت (اول۔دوم۔سوم) تمیں رسائل کا مجموعہ	قیمت: 300
نفائس الفقہ (چار جلدوں میں)	قیمت: 400
نفحات العبیر فی مہمات التفسیر (عربی)	قیمت: 130
حدیث نبوی اور دورِ حاضر کے فتنے	قیمت: 70
التوحید الخالص	قیمت: 70
دلیل نماز بہ جواب حدیث نماز	قیمت: 150
فیضانِ معرفت (اول، دوم)	قیمت: 130
رمضان اور جدید مسائل	قیمت: 40
ٹیلی ویژن اسلامی نقطۂ نظر سے	قیمت: 40
اسلامی اسباق	قیمت: 40
تلاشِ حلال	قیمت: 30
عورت کی نماز	قیمت: 30
عید الفطر اور لیلۃ القدر	قیمت: 30
تحفۃ السالک	قیمت: 30
سفرآخرت کے اسلامی احکام	قیمت: 30
دعاء مومن کا عظیم ہتھیار	قیمت: 30

Jamia Islamia maseehul uloom

No#84\ArmStrong Road Bangalore-01